REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

POSTAL REGISTRATION NO. P./GDP. - 23.

جلد ۴۳

شمارہ ۴۰

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- منیر احمد خادم

نائبین:- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

شرحِ چندہ

سالانہ ۱۰۰ روپے

بیرونی ممالک:-

بذریعہ ہوائی ڈاک:- ۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن

بذریعہ بحری ڈاک:- دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

ہفت روزہ بدر قادیان — ۱۴۳۵۱۶

۲۹ ربیع الثانی ۱۴۱۵ ہجری ۶ اخاء ۱۳۷۳ ہش ۶ اکتوبر ۱۹۹۴ء

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔

احبابِ جماعت اپنے جان و دل سے پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازیٔ عمر، خصوصی حفاظت اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہر آن حضور انور کا حامی و ناصر ہو اور ہر آن تائید و نصرت فرمائے۔

(آمین)

طاعون کے دنوں کی ایک نصیحت

مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبّر سے بچو! کیونکہ

تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے!!

از سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

"مَیں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ تکبر سے بچو کیونکہ تکبّر ہمارے خداوند ذوالجلال کی آنکھوں میں سخت مکروہ ہے۔ مگر تم شاید نہیں سمجھو گے کہ تکبر کیا چیز ہے پس مجھ سے سمجھ لو کہ مَیں خدا کی رُوح سے بولتا ہوں۔ ——— ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا زیادہ عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے۔ کیا خدا قادر نہیں کہ اس کو دیوانہ کر دے اور اُس کے اُس بھائی کو جس کو وہ چھوٹا سمجھتا ہے اس سے بہتر عقل اور علم اور ہنر دیدے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنے کسی مال یا جاہ و حشمت کا تصور کر کے اپنے بھائی کو حقیر سمجھتا ہے وہ بھی متکبّر ہے کیونکہ وہ اس بات کو بھول گیا ہے کہ یہ جاہ و حشمت خدا نے ہی اُس کو دی تھی۔ اور وہ اندھا ہے اور وہ نہیں جانتا کہ وہ خدا قادر ہے کہ اُس پر ایک ایسی گردش نازل کرے کہ وہ ایک دم میں اسفل السافلین میں جا پڑے اور اس کے اس بھائی کو جس کو وہ حقیر سمجھتا ہے اس سے بہتر مال و دولت عطا کر دے۔ ایسا ہی وہ شخص جو اپنی صحتِ بدنی پر غرور کرتا ہے یا اپنے حسن اور جمال اور قوّت اور طاقت پر نازاں ہے اور اپنے بھائی کا ٹھٹھے اور استہزا سے حقارت آمیز نام رکھتا ہے اور اس کے بدنی عیوب لوگوں کو سُناتا ہے وہ بھی متکبّر ہے اور وہ اس خدا سے بے خبر ہے کہ ایک دم میں اُس پر ایسے بدنی عیوب نازل کرے کہ اس بھائی سے اس کو بدتر کر دے اور وہ جس کی تحقیر کی گئی ہے ایک مدّتِ دراز تک اس کے قویٰ میں برکت دے کہ وہ کم نہ ہوں اور نہ باطل ہوں کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ ایسا ہی وہ شخص بھی جو اپنی طاقتوں پر بھروسہ کر کے دُعا مانگنے میں سُست ہے وہ بھی متکبّر ہے کیونکہ قوّتوں اور قدرتوں کے سرچشمہ کو اُس نے شناخت نہیں کیا۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھتا ہے۔ سو تم اے عزیزو ان تمام باتوں کو یاد رکھو ایسا نہ ہو کہ تم کسی پہلو سے خدا تعالیٰ کی نظر میں متکبّر ٹھہر جاؤ اور تم کو خبر نہ ہو۔ ایک شخص جو اپنے ایک بھائی کے ایک غلط لفظ کی تکبّر کے ساتھ تصحیح کرتا ہے۔ اس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔

(باقی دیکھئے صلا پر)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ ستمبر ۱۹۹۴ء بمقام مسجد بیت الحمید لاس انجلس (امریکہ)

بدخلق انسان ایسی مکروہ چیز ہے جس کا اپنے گھر میں بھی تعلق قائم نہیں ہوتا

وہ اپنے بچوں کیلئے خواہ محلّات ہی کیوں نہ کھڑے کر دے اس کی بیوی اور بچوں کو اس سے پیار نہ ہوگا۔!

از سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

لندن ۳۰ ستمبر (ایم۔ٹی۔اے) آج ہندوستانی وقت کے مطابق ٹھیک سوا چھ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وہ خطبہ جمعہ ٹیلی کاسٹ کیا گیا جو حضور نے ۲۳ ستمبر کو لاس انجلس (LOS ANGELES) کی مسجد بیت الحمید میں ارشاد فرمایا تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ چند خطبات سے مَیں اُن اخلاقِ حسنہ پر خطبات دے رہا ہوں جن کی اسلام مسلمانوں سے توقع رکھتا ہے۔ ہر مذہب کا خلاصہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اچھا تعلق ہو اور بنی نوعِ انسان سے اچھا تعلق ہو۔ بنی نوعِ انسان سے جو تعلق ہے وہ ہم سب کی نظر میں ہوتا ہے۔ اللہ سے جو تعلق ہے وہ براہِ راست دکھائی نہیں دیتا اس لئے وہاں صرف دعوے ہی دعوے رہ جاتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی مذہب یہ دعویٰ کرے کہ ہم اخلاقِ حسنہ کی ترویج کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ ہم اسی لئے آئے ہیں تاکہ بنی نوعِ انسان کے باہمی تعلقات کو درست کریں تو یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جو ہر کس و ناکس کو دکھائی دیتا ہے کہ کس حد تک سچا ہے اور اس سے مذاہب کی شناخت اور پہچان بالکل آسان ہو جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا اگر خالق سے پیار کا دعویٰ ہے

(باقی صلا پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۶ اخاء ۱۳۷۳ ہش

قاہرہ کی بین الاقوامی آبادی کانفرنس

(۳)

مذکورہ حالات میں ضبطِ تولید اور فیملی پلاننگ کے لئے نہ صرف جائز بلکہ ضروری ہیں۔ لیکن جیسا کہ اوپر ذکر کیا جاچکا ہے کہ صرف اور صرف بھوک اور افلاس اور مستقبل میں آنے والے اندیشوں کی وجہ سے سلسلۂ نسل کو یکسر بند کرنے کی مہم چلانا یہ قومی خودکشی کے مترادف ہوگا۔ اگر پہلے بیان کردہ پہلو افراط کا تھا تو اسے ہم تفریط کہیں گے۔ اسلام کے نزدیک اس سلسلہ میں ضروری اور موثر ڈھنگ یہ ہوگا کہ ملک و قوم کی ترقی اور خوشحالی کے لیئے اپنی سوئی ہوئی استعدادوں کو جگایا جائے، تمام قسم کے ترقیات کے وسائل کو بروئے کار لایا جائے۔ اس تعلق میں اسلام ضبطِ تولید کے رجحان کی حوصلہ افزائی کرنے کی بجائے پیداوار بڑھانے اور قدرت کے لامتناہی پھیلے ہوئے خزانوں کی تلاش میں یقین رکھتا ہے۔ اور اسلام کے نزدیک آج کے اس دور میں بھی انسان نے ترقی کی انتہائی منازل طے نہیں کی ہیں۔ مثلاً اناج کی پیداوار کے تعلق سے قرآن مجید کا ٹارگٹ ایک دانے کو سات سو دانوں میں تبدیل کرنے کا ہے (بقرہ : ۲۶۲) اور یہ وہ ٹارگٹ ہے جسے آج تک ہم حاصل نہیں کر سکے۔

علاوہ اس کے بہت سے قدرت کے عطایا ایسے ہیں جنہیں خود ہی ضائع کر کے جہاں انسان نے اپنے پیروں پر کلہاڑی ماری ہے وہاں قدرتی توازن کو بھی بگاڑا ہے۔ مثال کے طور پر جنگل میں ملنے والا قدرتی رزق۔ درختوں سے ملنے والی کارآمد لکڑی ان سب کو انسان نے آہستہ آہستہ ختم کر دیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں نہ صرف موسم کا توازن بگڑا ہے بلکہ قدرتی دولت سے مالا مال جنگل، نخلستان، بوٹیاں، ادویات اور ان میں بسنے والے قیمتی جانوروں کا بھی صفایا ہوگیا ہے اور پھر انسان کی بدقسمتی تو یہاں تک ہے کہ اس نے صاف شفاف سمندروں کو بھی اپنی آلودگیوں کا شکار بنا دیا ہے۔ سمندروں کے کنارے مختلف قسم کے کیمیکلز اور تیل سے اس قدر آلودہ ہوچکے ہیں کہ سمندروں سے ملنے والے رزق میں بہت حد تک کمی آئی ہے۔ حالانکہ اگر سمندروں کا صحیح استعمال کیا جائے اور سمندروں کے بارہ میں ٹھوس اور مفید تحقیق ہو تو زمین کے مقابل پہ یہ تین گنا حصہ زمین سے بھی زیادہ مفید نتائج دے سکتا ہے۔

علاوہ اس بدقسمتی کے ایک بات یہ بھی نہایت افسوسناک ہے کہ بعض اعلیٰ دماغوں نے اپنی صلاحیتوں کو بجائے مفید کاموں میں لگانے کے تباہ کن اور مہلک ہتھیاروں کی ایجادات پر وقف کر رکھا ہے۔ جس کے نتیجہ میں قدرتی توازن اس قدر بگڑا ہے کہ انسان آج اس کے نقصان کو محسوس کرنے لگا ہے۔ زمین پر زہریلی گیسیں، سمندروں میں غلاظت آہستہ آہستہ اوزون پرت کا گھس جانا یہ سب قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق ہے کہ ظَہَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَھُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّھُمْ یَرْجِعُوْنَ (الروم : ۴۲) کہ انسان کی کرتوتوں کی وجہ سے خشکی اور سمندر ہر دو میں بگاڑ پیدا ہوچکا ہے۔ اور قدرت کے اس توازن میں بگاڑ کا نتیجہ خدا ضرور انسان کو چکھائے گا تاکہ وہ عقل اور سمجھ حاصل کر کے ان باتوں سے باز آجائے۔

پس یہی وجہ ہے کہ انسان ان سب آفات و مصائب سے دوچار ہے۔

علاوہ ان باتوں کے اخلاقی بیماریاں بھی انسانوں کی تباہی کی ذمہ دار ہیں۔ بھرپور ترقی کے ساتھ ساتھ تقسیم ترقی میں انصاف کو مدِنظر نہیں رکھا گیا۔ بلالحاظ مذہب و ملت ہر ایک کو ترقی کے مواقع فراہم نہیں کئے جاتے۔ رنگ و نسل اور ذات پات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام کا حکم ہے کہ جن کو دشمن سمجھا جائے ان سے بھی انصاف کو ملحوظ رکھا جائے۔ (مائدہ ۹:۵) اور پھر ساتھ ہی یہ بات بھی نہایت ضروری ہے کہ اقتصادی ترقی اس وقت تک مضبوط بنیادوں پر کھڑی نہیں ہوسکتی جب تک کہ امانت، دیانت اور سچ کے اصولوں پر اسے نہ چلایا جائے۔ رشوت خور دیگر بھلا محنت سے کام کر سکتے ہیں؟ اور ملاوٹ کرنے والے اور گھٹیا مال سپلائی کرنے والے کی مارکیٹ بھلا زیادہ دیر تک چل سکتی ہے!؟ بس یہی وجہ ہے کہ ترقی یافتہ ممالک ان اصولوں کو اپنا کر ترقی کر گئے اور ہم غربت کا شکار ہو کر اپنی نسل کو گھٹانے کی فکر میں لگ گئے۔

بالآخر ہم یہی کہیں گے کہ ترقی پذیر اور غریب ممالک کو آبادی کو گھٹانے کے ناجائز رجحان کی طرف زیادہ توجہ دینے کی بجائے اپنی ترقی کی طرف زیادہ دھیان دینا چاہیئے۔ صحیح اعداد و شمار چھپا کر خدا کی زمین میں عدمِ رزق یا رزق کی کمی کا نعرہ لگا کر اور اخلاقی قدروں کو ننگا کر کے اس قسم کی کانفرنسیں جو کی جاتی ہیں اس میں ہمدردی کم اور دکھاوے کا عنصر زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اور اگر ہم اپنی سوچ کو استعمال کئے بغیر اس جال میں پھنس گئے جس میں ترقی یافتہ ممالک بھی پھنسے ہوئے ہیں اور ہمیں بھی پھنسانا چاہتے ہیں تو شاید اپنی ترقی کے زور پر وہ تو مستقبل میں نظر آنے والی دلدل سے باہر نکل جائیں گے۔ لیکن ہم ایسی دلدل میں پھنس جائیں گے جس میں سے نکلنا اگر ناممکن نہیں تو سخت دشوار ضرور ہوگا۔ (منیر احمد خادم)

طاعون کی واپسی

ماہِ ستمبر کے درمیانی عشرہ سے ہی ملک میں ازسرِنو طاعون (پلیگ) کے پھیلنے کی خبریں اخبارات میں موضوعِ بحث بن رہی ہیں۔ ایک اطلاع کے مطابق اب تک مختلف جگہوں پر چھ درجن سے زائد اموات ہوچکی ہیں۔ اس کا زیادہ اثر اب تک گجرات، مہاراشٹر اور کرناٹک کے علاقوں میں بتایا جاتا ہے۔ لیکن ملک کی راجدھانی کے علاوہ بعض اور صوبوں میں بھی اس سلسلہ میں احتیاطی قدم اُٹھائے جارہے ہیں۔ دس لاکھ کی آبادی والا شہر سورت اب تک ایک تہائی سے زیادہ خالی ہوچکا ہے۔ لوگ بھاگ کر اردگرد کے علاقوں اور قریبی صوبوں میں پناہ لے رہے ہیں۔ جس سے اور جگہوں پر بھی اس خوفناک وباء کے پھیلنے کا خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔

یہ موذی بیماری اگرچہ اس سے پہلے ۱۸۹۶ء میں غیر متوقع طور پر شروع ہوئی تھی اور پھر ۱۹۰۲ء اور ۱۹۰۳ء میں اس نے لاشوں کے ڈھیر لگا دیئے تھے بعد ازاں جنگِ عظیم دوم کے بعد پھر یہ وبا پھیلی تھی۔ لیکن ۱۹۶۲ء میں عالمی صحت کے ادارے نے اس کے مکمل طور پہ خاتمہ کا اعلان کر دیا تھا۔ اور اب کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ یہ بیماری پھر واپس لوٹ آئے گی لیکن اچانک اب پھر یہ امتحان و آزمائش کی گھڑی سامنے آن کھڑی ہوئی ہے۔

مشہور پلیگ سپیشلسٹ ڈاکٹر ایس۔ سی سیل کے مطابق اس کی وجہ گزشتہ سال کرناٹک کے اضلاع لاتور اور عثمان آباد میں آئے زلزلہ اور گجرات کے حالیہ سیلاب کو قرار دیا جارہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں جنگلوں کے طاعونی جراثیم والے چوہے گھروں میں آ گئے اور انہوں نے گھر کے چوہوں۔ مکھیوں اور تل چٹوں وغیرہ میں یہ جراثیم منتقل کر دیئے جن سے اب یہ جراثیم انسانوں میں بھی منتقل ہو رہے ہیں۔

کچھ بھی ہو، یہ بات تو ہر ایک کو ماننی ہی پڑے گی کہ ہمارے ملک میں صفائی کی بدانتظامی بھی بہت حد تک اس کی ذمہ دار ہے۔ دیہات اور قصبات تو درکنار ضلعوں کے صدر مقامات بھی گندگی اور غلاظت کے ڈھیروں سے مبرا نہیں۔ یہ ڈھیر آپ کو اکثر پبلک جگہوں پر بھی مل جائیں گے جہاں سُوَر کُتے اور چوہے دن رات ان کو اُلٹاتے پلٹاتے رہتے ہیں اور جہاں سے مکھیاں اور دیگر خطرناک جراثیم ہمارے گھروں کی طرف اُڑتے اور پھر خوفناک بیماریاں پھیلاتے ہیں۔ ان ایام میں جبکہ آئے دن زلزلے اور ہر سال سیلاب کا قہر ٹوٹتا ہے ہمارے شہروں کی کارپوریشنوں کو

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

ارشادِ نبوی ﷺ
اَطِعْ اَبَاکَ
(اپنے باپ کی اطاعت کر)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

طالبانِ دعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ - مینگولین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
PHONE:- 04524 - 649.
پروپرائیٹر:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد

پلیگ اور اس کا ہومیو پیتھک علاج

ان دنوں ملک کے مختلف اطراف میں طاعون (پلیگ) کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔ ذیل میں ہم ماہر ہومیو پیتھک۔ بابو کانشی رام کی کتاب "میٹیریا میڈیکا" سے اس بیماری کے پھیلنے کی وجوہات اور علاج کے تعلق سے پلیگ کا پورا باب من وعن نقل کر رہے ہیں۔ جو احباب اس مضمون کو افادۂ عام کے لئے اپنی مقامی زبانوں میں ترجمہ کر کے شائع کریں تو یہ ملک وقوم کی بروقت خدمت ہوگی۔ (ادارہ)

پلیگ۔ مہاماری۔ طاعون۔ کالی موت
PLAGUE

اٹھارہویں صدی تک ملک مصر میں یہ مرض پیدا ہوا۔ قریب قریب ۲۴۰۰ سال پہلے اس ملک میں یہ مرض پیدا ہوا عیسیٰ کی چھٹی صدی سے اس کا زور رہا ہندوستان میں اس کی پہلی آمد ۱۸۱۵ء میں ہوئی۔ موجودہ پلیگ یا طاعون ۱۸۹۶ء میں ہانگ کانگ سے بنگال میں آیا تھا بچے اور جوانوں کو یہ مرض زیادہ ہوتا ہے، ایک مرتبہ اس مرض کے ہونے سے دوبارہ ہونے کا خوف جاتا رہتا ہے۔

ہندوستان میں اس کو مہاماری اور مغربی ملک میں پلیگ PLAGUE پسٹلینس PESTILENCE یا بلیک ڈیتھ BLACK DEATH کہتے ہیں یہ بھی چیچک کی طرح پھیلنے والی بیماری ہے۔ اس میں پہلے تیز بخار اور اس کے بعد جسم کے بہت جگہوں کی گلٹیاں اماس ہو جاتا ہے اور اس کے بعد مریض کی موت ہو جاتی ہے کوکو بے سی لس COCO BACLLUS جرم جو خوردبین ہی سے دیکھا جا سکتا ہے جسم میں داخل ہو کر یہ بیماری پیدا کرتا ہے یہ جرم دیکھنے میں ٹیڑھا ٹیڑھا رہتا ہے اور اس کی پیشانی گول ہوتی ہے اس کی شکل سمی کولن کی طرح ہوتی ہے۔ اس لئے اکثر لوگ اس کو سمی کولن بے سی لس بھی کہتے ہیں۔ مریض کے خون میں" اب خون میں SERUM گلٹیوں میں پیشاب یا تھوک میں اور پسینہ میں یہ جرم موجود رہتا ہے۔ سانس" سامان غذا یا جسم میں کسی جگہ زخم ہو جانے کی وجہ سے اس زخم کے راستہ سے یہ جرم جسم میں داخل ہو کر خون میں مل جاتے ہیں اور بیماری پیدا کر دیتے ہیں۔ تاریک کوٹھریوں میں، سیلی جگہوں وغیرہ میں یہ جرم بڑھتے ہیں۔ کچھ لوگوں کا بیان ہے کہ بدبو دار بھاپ سے ایسی بیماری کا جرم پیدا ہوتا یا بڑھتا ہے۔ ثبوت میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ چوہے جو سیلی جگہوں میں اور مٹی کے نیچے بلوں میں رہتے ہیں اُن کو یہ مرض پہلے ہوتا ہے چڑیوں کو اکثر یہ مرض نہیں ہوتا۔ چوہے ہی اس مرض کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے والے تسلیم کئے جاتے ہیں۔ چوہے کھٹمل، مکھی، جھینگر وغیرہ کے ذریعہ یہ مرض دور دور تک پھیل جاتا ہے۔ جس جگہ بہت بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے (جیسے بڑے بڑے شہر، بستیاں اور ہوٹل وغیرہ جہاں صاف ہوا کی آمد ورفت اور دھوپ کی گنجائش نہیں ہوتی، پانی کے نکاس کا پورا بندوبست نہیں ہوتا، نالیاں گندی نیلے پانی سے بھری رہتی ہیں۔ بدبو پھیلی رہتی ہے اور سیلی جگہوں میں پہلے پہل پلیگ کا حملہ ہوتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے مذکورہ بالا اسباب اور مناسب غذا نہ ملنے کی وجہ سے قوت حیات کا کمزور ہو جانا وغیرہ وجہوں سے غربا پر ہی اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے دھوبی مچھوے، ملاح وغیرہ جو پانی کا کام زیادہ کرتے ہیں یا چربی اور تیل کے تجار اور گاڑی بانوں پر بھی اس مرض کا حملہ ہوا کرتا ہے۔

یہ مرض متعدی (چھوت دار) اور مسری (لگنی) ہے اس نے بہت تھوڑے وقت میں پورب اور پچھم کے بہت ملک، شہر اور گاؤں کو برباد کر دیا ہے اور وہ جگہیں انسان سے خالی ہو کر جنگل ہو گئے ہیں۔ شرقی ہندوستان کی بہ نسبت غربی ہندوستان میں یہ مرض زیادہ ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ چوہے جھینگر اور مکھیاں اس مرض کے پھیلنے کے اسباب ہیں۱۔ کیونکہ غربی ہندوستان کی اکثر جگہوں میں چوہے اور مکھیاں بہت زیادہ ہیں۔ انہیں کے ذریعہ سے یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پھیلتا گیا ہے۔

اس کا حملہ ہر عمر کی عورتوں اور مردوں پر ہو سکتا ہے۔ لیکن مردوں کی بہ نسبت عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ نوجوانوں کو (۵ ا سال سے ۳۵ سال) زیادہ ہوتا ہے۔

ڈانسن اور کلبرٹ دونوں ڈاکٹروں نے علاج کی آسانی کے لئے پلیگ کو چار حصوں میں منقسم کیا ہے۔

(۱) عفونتی طاعون
SEPTICAEMIC.

" خون خراب کرنیوالا یا سڑنے والا طاعون" یا جسم کے سب اعضا میں سرایت کر کے سڑن پیدا کرتا ہے یہ کہنا ہی بیکار ہے کہ اس طرح خون خراب ہونے کا نتیجہ نہایت خراب ہوتا ہے۔

(۲) گلٹی دار طاعون BUBONIC

اس میں جاذب گلٹیاں (LYMPHATIC-GLAND) خاص کر ماؤف ہوتی ہیں۔ یعنی پٹھے بغل گردن وغیرہ میں چھوٹی اور سخت گلٹیاں ہوتی ہیں، گلٹیوں میں مواد پڑ جانا اچھی علامت ہے لیکن گلٹی کا بیٹھ جانا نہایت خراب علامت ہے۔ قبض، مثانہ یا رحم سے خون بہنا، سرخ یا سیاہ رنگ کی قے وغیرہ خراب علامات ہیں۔

(۳)۔ نمونیائی طاعون
PNEUMONIC-

پلیگ' اس میں خاص کر پھیپھڑا ماؤف ہوتا ہے۔ یعنی خشک کھانسی، درد سینہ، سانس کی تکلیف، پھیپھڑے سے خون نکلنا وغیرہ علامات نمودار ہوتے ہیں۔

(۴) طاعون شکمی INTESTINAL

پلیگ۔ اس میں خاص کر آنتوں پر حملہ ہوتا ہے۔ یعنی پیٹھ، پیٹ کے نیچے اور کمر میں درد، نفخ شکم دست قے وغیرہ علامات زیادہ ہوتے ہیں۔

مرض کے حملہ ہونے کے بعد ایک ہفتہ تک مرض پوشیدہ رہ سکتا ہے پہلے سستی، جسم میں بے چینی، درد سر، بھوک نہ لگنا، دماغی کمزوری، اور درد جسم، علامات ظاہر ہوتے ہیں۔ دل پہلے سے ہی کمزور ہو جاتا ہے، نبض آہستہ آہستہ نرم، تیز رہتی ہے۔ اس کے بعد درجہ بدرجہ تیز بخار ۱۰۴° سے ۱۰۷° تک۔ سردی، لرزہ، نبض کی چال ۱۰۰ سے ۱۳۰ تک بہت تکلیف ہونے پر بالکل ساکت، بغیر حرکت کے پڑے رہنا، منہ پر تکلیف کے علامات کا نہ ظاہر ہونا اس کے بعد بے ہوشی، بکنا اور سرسامی علامات ظاہر ہونے لگتے ہیں معمولاً دوسرے سے پانچویں دن تک گلٹی نکل آتی ہے۔ زیادہ تر مریضوں کو گلٹی دار مرض میں گلٹی نکلتی ہے اور یہ گلٹی زیادہ تر پٹھے ہی میں ہوتی ہے کسی کسی مریض میں بے چینی، تکلیف وغیرہ علامات بھی نمودار ہوتے ہیں گلٹی چپٹی ہو جانا بد علامت ہے یہ بیماری جب وبائی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ اُس وقت تشخیص میں کوئی خاص دقت نہیں ہوتی۔ خوردبین کے ذریعہ سے دیکھنے پر اگر کوکو بے سی لس

۱ے حال میں سنہ ۱۹۱۱ء میں بمبئی کی سرکار نے اعلان کیا ہے کہ چوہے کے علاوہ ایک قسم کی مکھی پلیگ کے جرم کو پہونچاتی ہیں۔ پلیگ کے پہونچانے والے چوہے یا مکھیاں انسان کے کپڑے، چارپائی، سامان غذا اور وغیرہ میں چھپ کر یا بیٹھ کر ایک جگہ سے دوسری جگہ یہ مرض پہونچا دیتے ہیں اس طرح پلیگ کا جرم انسان کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اگر ان مکھیوں کو زائل کر دیا جائے تو پلیگ نیست ونابود ہو سکتا ہے۔ بہت جانچ کرنے سے یہ اصول ملا ہے کہ روزانہ پہننے کے کپڑے اور بستر وغیرہ دھوپ میں اگر دیر تک خشک کئے جائیں تو یہ مکھیاں اور پلیگ کے جراثیم برباد ہو جاتے ہیں اور اس تدبیر سے پلیگ کا پھیلنا بند ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ ہندوستان پلیگ سے خالی ہو سکتا ہے۔

مل جائیں تو تشخیص میں کچھ شک و شبہ نہیں رہتا۔ اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہے (فیصدی) ۶۰ سے ۹۰ مریضوں کی موت ہو جاتی ہے۔

علاج

نم یا بدبودار جگہ کو جہاں گنجان آبادی ہو ترک کر دینا چاہیئے جو جگہ کھلی اور ہوادار خشک ہو۔ جہاں دھوپ اچھی طرح آتی ہو ایسی جگہ چلا جانا چاہیئے میلے پانی کی نکاسی کا پورا انتظام رکھنا چاہیئے۔ روز جسم میں تیل مل کر نہانا چاہیئے۔ ہلکی زود ہضم اور تازی چیزیں دہی بھی تھوڑا روز کھانا چاہیئے، ہاتھ یا کمر میں ایک اگنیشیا بین باندھ رکھنے سے اس مرض کے حملہ کا کوئی خوف نہیں رہتا۔ طاعون وبائی شکل میں نمودار ہونے کے زمانہ میں ہر ہفتہ میں ایک خوراک اگنیشیا ۳۰ حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

آرسنک ۳۰۔ ۲۰۰:۔ جلن تیز پیاس، بے چینی، موت کا خوف، بہت زیادہ کمزوری اور سستی، دماغی پریشانی، لیکن سستی کی وجہ سے بلا حرکت خاموش پڑے رہنا، سانس میں تکلیف وغیرہ علامات میں فائدہ مند ہے۔

بلاڈونا ۱x۔ ۲۰۰۔ مرض کے پہلے درجے میں جب بخار تیز ہو بک بک کرتا ہو، چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوں، سر میں درد، گلٹی کا سرخ احساس ہوتا، اس میں ڈنک کی طرح درد، اکڑن وغیرہ سوزش کے علامات میں اس کا استعمال اچھا ہے۔

بپٹیشیا ۳x۔ ۲۰۰۔ منہ میں بدبو، بول و براز میں بدبو۔ پتلے دست بے ہوشی کی حالت، ہلکا سرسام (انٹ سنٹ بکنا) بستر سخت معلوم ہونا وغیرہ سرسامی علامات کی زیادتی۔

کاربوویج ۳۰۔ ۲۰۰۔ آخر حالت میں کل جسم میں سرد پسینہ۔ ناک و منہ کے پاس متواتر پنکھا ہلانے کو کہنا۔ سانس میں تکلیف۔ آنکھ اور منہ کا بیٹھ جانا سانس ٹھنڈی، آواز غائب وغیرہ آخر علامات ہیں۔

کاربو اینملس ۳۰۔ ۲۰۰۔ گھٹنوں میں درد، کراہیں اور سوزش تیز درد سر کل جسم خاص کر گلٹی میں نیلے رنگ کے علامات میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔

اگنیشیا ۶۔ پتلے دست، بخار سستی، بے ہوشی کی حالت، ہر قسم کے اخراج میں بدبو۔ درد۔ گلٹی میں درد اور اس وغیرہ علامات میں اگنیشیا کا مدر ٹنکچر ۱ سے ۵ قطرے دن میں تین مرتبہ استعمال کرنا چاہیئے۔

فیرم فاس ۳x سفوف۔ اگر سوزش کی علامت زیادہ ہو تو اس دوا کا سفوف دو گھنٹہ کا وقفہ دے کر استعمال کرنے سے فائدہ ہوتا ہے

کوبرا۔ ۱۲۔ ۳۰ نبض غائب یا کمزور، سرد پسینہ، سانس میں تکلیف نیند نہ آنا، بک بک کرنا، دل کی حالت خراب ہے

جلسیمیم ۱x۔ ۲۰۰۔ غنودگی، نیند آنا دماغی سستی، سر کی پشت میں درد آہستہ بکنا اور لرزہ۔

اگنیشیا ۳۰۔ ۲۰۰ ڈاکٹر ہنگ بار بر اور ڈاکٹر مہندر لال سرکار اگنیشیا کو پلیگ کی بہترین دوا سمجھتے ہیں ان کی رائے میں پلیگ کی سب حالتوں میں اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے مرض میں بھی آرام ہوتا ہے اور اس کا ہونا بھی رکتا ہے۔ دونوں ہی کام نکلتے ہیں۔ مرض کا حملہ روکنے کے لئے چار پانچ دن کا وقفہ دے کر ایک خوراک اگنیشیا ۳۰ استعمال کرنا چاہیئے۔ اور جب مرض پھیلا ہو تو ایک اگنیشیا بین کمر میں باندھ رکھنے سے پلیگ ہونے کا خوف دور ہو جاتا ہے۔

کالی میور ۳x۔ ۲۰۰ بایو کیمک کے طریقہ سے یہ پلیگ کی ایک اچھی دوا ہے۔ اگر سوزش زیادہ ہو تو فیرم فاس کے ساتھ باری باری سے اس کا استعمال کرنا چاہیئے۔ پلیگ کی ہر حالت میں کالی میور کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔

لیکسس ۳۰۔ ۲۰۰۔ بائیں جانب مرض کا زیادہ حملہ اور اس کے بعد اس کا داہنے جانب پھیل جانا، چھونا برداشت نہ ہونا، سونے کے بعد مرض کی زیادتی۔ جسم کے اخراج کے ساتھ خون نکلنا، درد سر، گلٹی کا رنگ سیاہی مائل نیلا یا بینگنی رنگ، سستی، بکواس وغیرہ علامات

میور یاٹک ایسڈ ۳۰۔ ۲۰۰۔ بستر سے اتر پڑنا یا سرہانے سے پائنتانے کھسکنا۔ کمزوری، سرد پسینہ، بہت زیادہ سستی، آنکھ، منہ بیٹھ جانا۔ بے ہوشی۔

ادیمیم ۶۔ ۲۰۰۔ گلے میں بلغم کی گھڑ گھڑاہٹ، بے ہوشی، گہری سانس لینا نیند وغیرہ میں مفید ہے۔

تدابیر معاون۔ مریض کو ہوادار مکان میں رکھنا چاہیئے۔ دودھ، ساگودانہ، بارلی، اراروٹ، نارنگی کے ساتھ نمک، گوشت یا مسور کی دال کا پانی، بیماری کے وقت (ضرورت کے وقت پچکاری کے ذریعہ سے) کھلانا چاہیئے۔ اگر گلٹی پک جائے تو اس پر پلٹس باندھنا چاہیئے اور ٹوٹ جانے پر (یا چاک کرا دینے پر) روغن کلینڈ یولا زخم پر لگانا چاہیئے سفوف گندھک یا نیم کی پتی پیس کر جلانے سے ہوا صاف ہو جاتی ہے

٭ لے یہاں کوبرا یا گیمن سانپ کے زہر کے بارہ میں ایک بات کہنا بہت ضروری ہے۔ میجر (اب کرنل) ڈین (DEAN'S) کے سر پر جب پلیگ کے علاج کا بار آ بمبئی میں پڑا تھا۔ اس وقت انہوں نے ناجایا کوبرا (کوبرا ایک حصہ گلیسرین ..... ۱ حصہ ۳۰x طاقت) لیکسس وغیرہ زہر کھلا کر سیکڑوں پلیگ کے مریضوں کی جان بچائی تھی۔ اس لئے سرکار اور عوام نے ان کی تعریف کی تھی۔ خوش قسمتی سے وہ اس وقت پنشن پا رہے ہیں اور اب وہ انگلینڈ میں رہ کر صدق دل سے ہومیوپیتھی کی ترقی کی کوشش کر رہے ہیں۔

اظہار تشکر و درخواست دعا

میرے لڑکے عزیزم عبدالرب استاد ایم اے کو "ضلع بنگلور میں اردو غزل کا جائزہ۔ آزادی کے بعد" کے تحقیقی مقالے کی پیشکشی پر گلبرگہ یونیورسٹی گلبرگہ نے ایم فل کی ڈگری FIRST CLASS WITH DISTINCTION (M-PHIL) میں دی ہے۔ یہ خدا کا خاص فضل خلیفۂ وقت اور بزرگان سلسلہ کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے موصوف کو مزید ترقیات سے نوازے اور مستقل ملازمت عطا کرے۔ اسی طرح دوسرے لڑکے عزیزم عبدالرشید استاد ایم اے کی مستقل ملازمت کے لئے، اور میری اہلیہ جن کی طبیعت ایک عرصہ سے ناساز ہے صحت کاملہ کے لئے، نیز بہو عزیزہ ریحانہ زوجہ عبدالحفیظ استاد پُرامید ہیں۔ ڈلیوری میں آسانی اور نرینہ اولاد کے لئے درخواست دعا ہے۔

(عبدالعزیز استاد تیماپوری)

درخواست دعا

مکرم راجہ بشیر احمد صاحب آف جرمنی کی چھوٹی لڑکی کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن کے کامیاب ہونے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (رفیق احمد طارق کارکن وقف جدید بیرون قادیان)

● مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب اپنے امتحان میں کامیابی اور اہلیہ و بچگان کی صحت و تندرستی اور دینی و دنیوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

خصوصی درخواست دعا:۔ محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت اہلیہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی آنکھ کے کالے موتیا کا اپریشن ۱۶ ستمبر کو کامیابی سے ہو گیا ہے ۲۸ اکتوبر کو دوبارہ دکھانا تھا۔ ہر دو بزرگان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(ادارہ)

---

۱۰۳ واں جلسہ سالانہ مبارک ہو!

عجیب

مردوں کے لئے لاجواب نسخہ
زود جام عشق
جو جسم میں چستی لانے اور کمزوری دور کرنے میں لاجواب ہے۔ شرطیہ نمبر ۱ خالص شہد بھی دستیاب ہے

مجرب

اسی طرح پیٹ درد۔ گیس پیٹ پھولنے اور قبض کے مریضوں کے لئے
شکتی لال گولی
ایک بار خدمت کا موقع ضرور دیں!

پتہ:۔ چھابڑہ فارمیسی ہرچووال روڈ۔ قادیان ۱۴۳۵۱۶ (پنجاب) بھارت

خطبہ جمعہ

سب سے زیادہ ناموس مصطفیٰؐ میں فدا اور عاشق اور دن رات درود بھیجنے والی اور تمام دنیا میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اعلیٰ اور برتر مقام کو ثابت کرنے اور قائم کرنے والی جماعت احمدیہ ہے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
بتاریخ ۲۲ جولائی ۱۹۹۴ء مطابق ۲۲ وفا ۱۳۷۳ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم. الحمد لله رب العٰلمين. الرحمٰن الرحيم. مٰلك يوم الدين. إياك نعبد وإياك نستعين. اهدنا الصراط المستقيم. صراط الذين أنعمتَ عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين.﴾

آج بھی دنیا میں مختلف مقامات پر جماعت احمدیہ کے یا ذیلی تنظیموں کے اجلاسات ہو رہے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ان کے ان اجلاسات کا اعلان کر دیا جائے تاکہ احباب ان کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ضلع میرپور خاص سے اطلاع ملی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا اجلاس جو سالانہ اجتماع ہے آج ۲۲ جولائی سے شروع ہو رہا ہے اور دو دن تک انشاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا۔ خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ کی تین مجالس کا سالانہ اجتماع بھی آج منعقد ہو رہا ہے۔ مجلس انصار اللہ بنگلور (بھارت) کا دوسرا سالانہ صوبائی اجتماع ۲۴ جولائی بروز اتوار منعقد ہو رہا ہے اور کل ۲۳ جولائی کو لجنہ اماء اللہ ڈھاکہ کا ایک سیمینار اور خدام الاحمدیہ سکاربرا کینیڈا کا سالانہ اجتماع منعقد ہو گا۔

گزشتہ خطبے میں میں نے ذکر کیا تھا کہ پاکستان میں گستاخی رسول کے نام پر کچھ ہنگامے ہوئے، کچھ شور پڑا، کچھ حکومت کو یوں محسوس ہوا جیسے زلزلہ طاری ہو گیا ہو۔ کچھ معافیاں مانگی گئیں، کچھ بیانات سے لوگ منحرف ہوئے۔ ایک عجیب و غریب سا ہنگامہ ہوا تھا اس کے متعلق میں ذکر کر رہا تھا کہ یہ کیوں ہو رہا ہے اور کیا ہو رہا ہے۔ اور یہ خیال تھا کہ میں انشاء اللہ آئندہ خطبے میں اس کی مذہبی حیثیت پر کھل کے روشنی ڈالوں گا کیونکہ مضمون لمبا ہے اس لئے میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ہو سکتا ہے آئندہ دو تین خطبات تک یہ سلسلہ چلے۔ آج ابھی تمہید ہی ختم نہیں ہوئی اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ شاید ہی مذہبی حصے کی باری آئے کیونکہ اس کے علاوہ بھی ایک دو اعلانات کرنے ہیں مثلاً جلسہ جو قریب آ رہا ہے اس سے متعلق چند ہدایات ایسی تھیں جو ذکر سے رہ گئی تھیں ان کا ذکر بھی ہو گا۔ روانڈا کے متعلق ایک تحریک کرنی ہے پس ان تمام امور سے شاید اتنا وقت نہ بچے کہ مذہبی حصے کا کم سے کم ایک پہلو ہی پوری طرح بیان کیا جا سکے۔

پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے درحقیقت سیاست کی قلابازیاں ہیں اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ علماء نے بھی سیاستدانوں کی دکھتی رگ پکڑی ہوئی ہے اور علماء کی دکھتی رگیں بھی سیاست کے ہاتھوں میں ہیں اس لئے جیسے کوئی مداری کسی کھلونے کے بٹن دباتا ہے اور کرتب کرتا یا کراتا ہے ویسے ہی کرتب وہاں دکھائے جا رہے ہیں جو اتنا بڑا ہنگامہ بیان کیا گیا کہ علماء نے سپریم کورٹ کا گھیراؤ کر لیا اس کی جو تصویریں وہاں سے پہنچی ہیں وہ میں آپ کو دکھاؤں کتنا بڑا علماء کا سپریم کورٹ کا گھیراؤ تھا۔ پندرہ بیس کل ہیں جن میں سے دو چار ڈاڑھی والے مولوی ہیں باقی ان کے شاگرد اور لگی لپٹی باتیں کرنے والے۔ اس کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے اور جو آنکھوں دیکھا حال لوگوں نے بیان کیا ہے اسے سن کے ہنسی آتی ہے کہ چند مولوی گھیراؤ کے نام پر سپریم کورٹ کے سامنے جا کر بیٹھ گئے اور پاکستان کا مرکزی حکومت کا وزیر خود ان کے احترام میں ان سے درخواست کرنے آیا کہ آپ سے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ ہرگز کچھ نہیں ہو گا، آپ چلیں ہمارے ساتھ۔ چنانچہ تھوڑے سے نخروں کے بعد وہ انکے ساتھ روانہ ہو گئے۔ سوال یہ ہے کہ ان کا مطالبہ کیا تھا۔ ان کا مطالبہ سپریم کورٹ سے تھا اور سپریم کورٹ پر دباؤ تھا کہ اگر تم نے ہماری مرضی کے فیصلے نہ کئے تو ہم یہ گھیراؤ بند نہیں کریں گے۔ ایک وزیر یا ساری کیبنٹ کا کیا حق تھا کہ سپریم کورٹ کی طرف سے ان سے کوئی وعدہ کرتی۔ اس لئے اندر کی کہانی کھلم کھلا باہر آ گئی ہے۔ جیسے کہتے ہیں نا انگریزی میں بلی تھیلے سے باہر آ گئی تو پاکستان کی بلیاں ساری کی ساری تھیلے سے باہر دکھائی دیتی ہیں۔ عجیب و غریب واقعہ ہے چند علماء کا اکٹھے ہونا اور پھر اتنی بڑی اخباروں میں بیان بازی کہ گویا بہت ہی عظیم الشان ایک واقعہ ہو گیا ہے اور ناموس رسول کی خاطر علماء کٹ مریں گے اور ملک برداشت نہیں کرے گا کہ اس کے خلاف کوئی بات ہو اور پھر حکومت کا سر جھکانا کہ ہم کون ہوتے ہیں ناموس رسول کے خلاف کوئی بات کرنے والے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کوئی ایسا نہیں پیدا ہوا یہاں جو ناموس رسول کے خلاف بات کرے۔ اس لئے آپ سپریم کورٹ کا گھیراؤ چھوڑ دیں اور سپریم کورٹ کے متعلق جو آپ کا دباؤ ہے وہ فکر نہ کریں، ہم ذمہ دار ہیں۔ اگر سپریم کورٹ نے ایسا ویسا فیصلہ دیا تو ہم استعفیٰ دیدیں گے۔ یہ کیا تماشہ ہے، کیا کھیل ہے۔ اس کا دوسرا نام نورا کشتی بھی ہے اور پاکستان میں نورا کشتی بہت ہوتی ہے لیکن عجیب بات ہے کہ نورا کشتی کے دنگل میں تبھی لوگ

> جماعت احمدیہ کا بڑا [illegible] یہ عقیدہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد آپ کے غلاموں میں سے خدا کسی کو شرف بخشے تو بخشے غیر کی مجال نہیں کہ امت محمدیہ میں دخل دے سکے۔

دلچسپی لیتے ہیں اگر احمدیوں کو بیچ میں بٹھایا جائے اور ان کے گرد پھر نورا کشتی کے کھیل ہوں، باقی معاملات میں نورا کشتی نہیں ہوتی۔

پرانے زمانے کی بات ہے احمدیوں کے معاملے میں اتنے ہنگامے ہوئے ۷۴ء کے بعد تقریریں ہوئیں۔ ٹیلی ویژن پر پرائم منسٹر صاحب نے اعلان کئے کہ میں کوئی گولی اپنے عوام کے اوپر نہیں چلنے دوں گا جو مرضی کر لو۔ لیکن بلوچستان میں ہزارہا بلوچیوں کو فوج کشی کے ذریعے بھون ڈالا گیا اور وہاں نورا کشتی نہیں ہوئی۔ یہ فرق ہے ایک وہ سمجھانا چاہتا ہوں۔ جہاں حکومت کو یہ اطمینان ہو کہ احمدیوں کا گوشت ان لوگوں کے سامنے پھینک دیا جائے تو حکومت کا ادنیٰ سا بھی نقصان نہیں ہو گا بلکہ ان کی وفاداریاں خریدی جا سکتی ہیں اور ان سے پھر اور بہت سے کام لئے جا سکتے ہیں وہاں حکومت ایک ذرہ بھی اس بات کی پرواہ نہیں کرتی کہ معصوم احمدیوں کو ان مولویوں کے آگے ڈالا جائے اور کیسے کیسے ان پر مظالم کروائے جائیں۔ ایک ادنیٰ سی بھی پرواہ حکومت کو نہ انصاف کی، نہ حسن سلوک کی، نہ شہریت کے حقوق کی کچھ بھی باقی نہیں رہتی اور جہاں معاملہ حکومت کا اپنا آ جائے حکومت کو خطرہ ہو کسی تحریک سے وہاں ہر قسم کی فوج کشی بھی شروع ہو جاتی ہے اور پولیس ایکشن کا بھی کوئی کنارہ باقی نہیں رہتا۔ یہاں تک کہ بھٹو صاحب کے مزار کے گرد بھی گولیاں چل جاتی ہیں۔ آخر وہاں کیوں عوام الناس کا خون قیمتی نہیں ہے۔ وہاں ان چھاتیوں پر کیوں گولیاں برسائی جاتی ہیں۔ یہ مسئلہ ہے جو آپ لوگوں کو خوب ذہن نشین کر لینا چاہئے تاکہ آئندہ جب کوئی اس قسم کی نورا کشتیاں ہوں تو معصوم احمدی بھولے پن میں مجھے یہ نہ لکھنا شروع کر دیں کہ انقلاب آ گیا۔ وہ انقلاب جو آئے گا وہ اوپر آئے گا وہ آسمان پر آئے گا اور آسمان سے اترے گا پھر کسی کی مجال نہیں کہ اس انقلاب کی راہ روک سکے۔ اس لئے کھیل تماشوں کو انقلاب نہ سمجھا کریں۔ واقعہ یہ ہے کہ سیاستدان بہت مشکلات میں ہیں اور ایک ان پر یہ تاثر ہے کہ احمدیوں کے معاملے میں اگر ہم نے کوئی بھی سختی کی تو اس بہانے فوج واپس آ جائے گی اور سیاست کی صف لپیٹی جائے گی۔ یہ ایک پرانا نظریہ چلا آ رہا ہے۔ پیپلز پارٹی کے آغاز کے وقت کی بات ہے پیپلز پارٹی ہی میں یہ ایجاد ہوا تھا کہ جب بھی احمدیوں کے خلاف تحریک کو چلایا گیا مارشل لاء لگ گیا۔ اس لئے مارشل لاء سے ملک کو بچانے یا اپنی جانیں چھڑانے کے لئے ضروری ہے کہ احمدیوں کو جن کے سامنے ڈالنا ہے وہ چیریں پھاڑیں جو مرضی کریں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ لیکن مارشل لاء کا خطرہ مول نہیں لینا۔ اس کے برعکس جب سیاسی تحریکیں زور پکڑتی ہیں تو وہاں کیوں گولی چلتی ہے وہاں کیوں گلیوں میں خون بہائے جاتے ہیں۔ وہاں کیوں وسیع پیمانے پر قیدیں ہوتی ہیں۔ کیا ان دونوں باتوں میں تضاد ہے؟ یہ مسئلہ ہے جو میں کھولنا چاہتا ہوں۔ درحقیقت کوئی تضاد نہیں۔ اس صورت میں دو ہی ان کو احتمالات دکھائی دیتے ہیں یا تو اس تحریک کے نتیجے میں ہم ذلیل و خوار ہو کر اتریں گے اور ان رقیبوں سے جوتیاں کھائیں گے یا مارشل لاء آئے گا نہ ہم رہیں گے نہ یہ رہیں گے۔ اس وقت مارشل لاء ایک بہت قیمتی چیز اور Wellcome چیز دکھائی دیتی ہے۔ اس وقت ان سیاستدانوں کی نظریں حقیقت میں مارشل لاء پر لگی ہوتی ہیں۔ یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ رقیب روسیاہ حکومت میں آ جائے۔ وہ کہتے ہیں ان کو تو بہرحال اتارو مارو کوٹو جس طرح بھی چاہو جیلوں میں ٹھونسو، ان کی چھاتیاں بھون دو گولیوں سے۔ لیکن آنے نہ دو یا تو یہ مر کے ختم ہو جائیں گے اور ہم حکومت کریں گے یا اگر آیا تو مارشل لاء ہی آئے گا نا۔ ان کا بھی حق حکومت سے جاتا رہے گا ہمارا بھی جاتا رہے گا۔

پس جو اس سے پہلے مارشل لاء تھا جو ضیاء کا مارشل لاء لگا ہے اس میں احمدیوں کے معاملے کا کوئی بھی دخل نہیں تھا۔ کوئی دور کی بھی بات احمدیت کی نہیں تھی۔ اس لئے مارشل لاء سے تو ان کو نجات ممکن نہیں ہے۔ جب لگنا ہے جیسا بھی لگنا ہے وہ تو ان کا مقدر بن چکا ہے۔ جہاں سیاست میں اخلاق باقی نہ رہیں جب سیاست میں اصول نہ چلیں۔ جہاں ہر چیز، ہر حربہ ہر پارٹی کے لئے جائز ہے خواہ وہ حکومت میں ہو یا حکومت سے باہر ہو۔ جہاں ملک کے عوام الناس کے احساسات نہ ہوں۔ نہ حکومت پارٹی کو ہوں نہ اپوزیشن پارٹی کو ہوں۔ صرف حکومت کی بھوک ہو اور اس کی طلب سب کچھ کروا ڈالے۔ جہاں یہ دستور سیاست ہو وہاں سیاست نہیں چلا کرتی۔ آج نہیں تو کل ضرور ناکام ہو جاتی ہے۔ احمدیت کے معاملے کو ایک طرف کر کے دیکھ لیجئے پہلے بھی تو کر چکے ہیں۔ پھر کب آپ کو مارشل لاء سے نجات ملی تھی۔ تاریخ پاکستان کا بدترین مارشل لاء وہ تھا جو احمدیت کی وجہ سے نہیں آیا بلکہ آپ کی آپس کی لڑائیوں کی وجہ سے آیا ہے۔ ان تحریکات کے نتیجے میں آیا جو بھٹو صاحب کے خلاف مہم چل رہی تھی اور اگر اب حکومت سمجھتی ہے کہ بھٹو صاحب کی پارٹی کے خلاف اب جو تحریکات چل رہی ہیں ان میں

احمدی گوشت پھینک کر ہم ان خونخواروں سے نجات حاصل کرلیں گے تو جھوٹ ہے، وہم ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو تاریخ پاکستان کا علم ہی کوئی نہیں۔ کوئی اس سے سبق حاصل نہیں کیا۔ مارشل لاء ناانصافی سے لگتا ہے۔ مارشل لاء بے حیائی کے نتیجے میں لگتا ہے۔

اس وقت لگتا ہے جب فوج پہلے ہی تیار ہوتی ہے اور فوج میں بھی بہت آنکھیں ہیں جو حرص کے ساتھ حکومت کو دیکھ رہی ہوتی ہیں کہ جہاں ایسا بہانہ مل جائے کہ عوام یقین کرلیں کہ اب چارہ کوئی نہیں تھا اس کے سوا وہاں ضرور دخل دیا جائے۔ ۔ ۔ ۔ اور جب یہ بہانہ ہاتھ آگیا جب عوام الناس میں یہ بات عام ہوگئی کہ دیکھو سیاست پھرنا کام ہوگئی ہے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت مارشل لاء سے ملک کو بچا نہیں سکے گی۔ مارشل لاء سے پہلے کے بیان بھی تو کبھی پڑھ کے دیکھیں۔ تمام فوجی افسر یہی بیان دیتے ہیں ہمیں تو کوئی دلچسپی نہیں۔ دو دن پہلے تک یہی بیان آرہے ہوتے ہیں اس لئے بیانات کی کیا بات ہے۔ اپنے حالات درست کرو، اپنے کردار درست کرو، اصولوں پر قائم ہو تو ملک بھی بچے گا اور آپ بھی بچیں گے۔ اگر یہی ہلڑبازی رہی جیسی کہ چل رہی ہے اور پھر ناانصافی کی حد کہ جماعت احمدیہ کو ہر دفعہ اپنے مفادات کی خاطر قربان کرنے کے لئے ظالموں کے رحم و کرم پر پھینک دیا جائے جہاں رحم و کرم نام کی کوئی چیز باقی نہیں ہے۔ اور جہاں مذہب سے تمسخر کیا جائے، مذہبی اقدار سے کھیلا جائے وہاں کب تک آخر آپ مارشل لاء سے بچیں گے۔ وہی محاورہ صادق آتا ہے کہ بکرے کی ماں آخر کب تک خیر منائے گی، کبھی تو چھری کے نیچے آئے گی۔ تو بکرے کی مائیں بنے بیٹھے ہو اور کہتے ہو کہ مارشل لاء سے گریز کرو، مارشل لاء سے بچنے کی کوشش کرو، یہ تو ممکن نہیں ہے۔ اپنی ادائیں بدلو تو پھر ضرور ہے اور ہونا یہی چاہئے اور میں تو سب سے زیادہ مارشل لاء کے خلاف اپنے خطبات میں ذکر کر چکا ہوں اور فوج کو اچھی طرح سمجھا چکا ہوں کہ دیکھو کہ یہ کوئی طریق نہیں ہے۔ ملک کی سیاست کو درست کرنے میں اثر انداز ہو۔ جب بے اصولیاں ہوتی ہیں تم چپ کر کے ایک طرف بیٹھے رہتے ہو اور کہتے ہو جی سیاست آزاد ہے۔ اور جب جانتے ہو کہ وہ بے اصولیاں حد برداشت سے باہر چلی جائیں گی اور تمام حدود پھلانگ دیں گی پھر تمہیں موقع ملے گا اور تم پوری طرح آکر ساری سیاست کی صف لپیٹ دو گے۔ یہ وفاداری نہیں ہے۔ یہ انصاف نہیں ہے۔ فوج کا کام ہے اپنا دباؤ اس وقت ڈالے جب کہ بے حیائیاں ہو رہی ہوں جیسا کہ اب ہو رہی ہیں۔ جو پاکستان میں نورا کشتی کھیلی جارہی ہے اس کا حقیقت میں مذہب سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ میں مثال کے طور پر آپ کے سامنے صورتحال رکھتا ہوں۔

علماء کے بیانات پہلے سن لیجئے یہ جو دس پندرہ علماء ہیں جنہوں نے گھیراؤ کیا ہوا تھا سپریم کورٹ کا۔ ہاں یہاں بھی ایک سوال اٹھتا ہے کہ اگر سپریم کورٹ کا گھیراؤ ہو تو کوئی بااصول حکومت کیا کرتی ہے۔ اگر سپریم کورٹ کا گھیراؤ ہو اور اس گھیراؤ کے سامنے کوئی حکومت سر تسلیم خم کردے تو اس کا مطلب ہے کہ آخری سہارا ملک کے بچاؤ کا بھی ہاتھ سے جاتا رہا۔ کیونکہ سپریم کورٹ انصاف کی آخری ذمہ دار اور علمبردار ہے۔ اگر اس پر چند کرے دباؤ ڈال دیں یا داڑھی والے بچے دباؤ ڈال دیں اور حکومت برداشت کر جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ سپریم کورٹ کی کوئی عزت، اس کے پاس انصاف کی کوئی ضمانت باقی نہیں رہی۔ اور پھر سپریم کورٹ کے ججز کو دیکھیں کہ آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ کسی عزت والے، غیرت والے ملک میں ایسے واقعات نہیں ہوا کرتے۔ انگلستان ہو یا امریکہ ہو یا یورپ کا کوئی آزاد ملک ہو یا مشرق بعید کے آزاد اور عزت دار ملک جو ہیں وہاں یہ ناممکن ہے کہ ایسا واقعہ ہو، اگر دباؤ ڈالا جائے عدالت پر اور حکومت دخل اندازی نہ کرے اور دباؤ ڈالنے والوں کو سخت سزائیں نہ دے تو تمام جج ایسی صورت میں اپنی عدالتوں سے استعفیٰ دے کے باہر چلے جائیں گے اور خطرناک قسم کا عدلیہ کا بحران پیدا ہو سکتا ہے۔ لیکن ہمارے ملک کے ججز بھی ماشاء اللہ آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں جوں تک نہیں رینگی پتہ کہ کیا واقعہ ہوگیا ہے۔

اور جہاں تک علماء کے بیانات کا تعلق ہے ان کو دیکھئے ذرا۔ "حکومت کو جان لینا چاہئے کہ توہین رسالت کے قوانین میں ترمیم کرنے والوں کے خلاف عوام خود تحریک چلائیں گے۔ ۔ ۔ ۔ حکومت کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں کیونکہ عوام میں ابھی تک اتنی ہمت ہے کہ وہ حکمرانوں کے اس قسم کے مذموم ارادوں کو ناکام بنادیں" (بیان مولوی اعظم طارق۔ روزنامہ جنگ لندن ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ سوال یہ ہے کہ وہ مذموم ارادے تھے کیا؟ معافیاں کس بات کی مانگی جارہی ہیں۔ یہ اعلان کیوں ہو رہا ہے کہ ہاں ہاں ہم تو کبھی سوچ بھی نہیں سکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک۔ کس نے ہتک کی تھی؟ کس نے ہتک کرنے والوں کی حمایت کی تھی؟ کوئی ایسا واقعہ تو ہوا ہو۔

بیان جس سے بعد میں کنارہ کشی اختیار کرلی گئی وہ یہ تھا کہ جو قانون ملک میں رائج ہے۔ دفعہ ۲۹۵۔ سی کے تابع اس کا غلط اطلاق ہم نہیں ہونے دیں گے۔ اور یہ جو خطاب تھا یہ عیسائی دنیا سے تھا۔ احمدیت کا کہیں اشارہ بھی کوئی ذکر اس میں نہیں تھا۔ ایک عیسائی ملک میں جو عیسائیت میں سب سے زیادہ یورپ میں متشدد ہے یعنی آئرلینڈ وہاں یہ بیان دیا گیا تھا کہ دیکھو گھبراؤ نہیں۔ یہ ہمارے جو قوانین ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی عزت کی حفاظت کے نام پر، ان کی طرف ان کا رخ ہی نہیں ہے جو بے عزتی کرنے والے لوگ ہیں۔ جو گستاخی کرتے ہیں ان سے ان قوانین کا کیا تعلق ہے۔ تمہیں کیا فکر ہے۔ جو عشق میں جان دینے والے ہیں یہ تو ان کے خلاف بنایا گیا ہے اس لئے حکومت اس بات کی ضمانت دیتی ہے کہ آئندہ کبھی کسی عیسائی کو اس قانون کے تابع نہیں پکڑا جائے گا۔ یہ الفاظ نہیں تھے مفہوم یہ تھا جو سارے یورپ نے سمجھا اور مولویوں کو یہ وہم پیدا ہوا کہ کہیں عیسائیوں کی گردن چھوڑتے چھوڑتے یہ احمدیوں کی گردنیں نہ چھوڑ دیں۔ اور صرف یہ مبحث تھا جس کے اوپر سارا شور پڑا ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے اور میں اب بھی آگے جا کے ثابت کروں گا سب سے

ان علماء نے پاکستان کے دماغ اور سوچ اور کردار کو اس
حد تک ذلیل اور رسوا کر دیا ہے کہ عدالتوں میں اعلان کیا
گیا ہے کہ تم رسالت کا شکر برداشت نہیں کریں
گے خدا کا شکر ہے تو ہوا تھا ہے

پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے در حقیقت سیاست کی
قلابازیاں ہیں اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں
ہے۔ جو پاکستان میں نورا کشتی کھیلی جا رہی ہے اس
کا حقیقت میں مذہب سے کوئی تعلق نہیں۔

زیادہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ناموس پر فدا ہونے والی جماعت احمدیہ ہے۔ سب سے زیادہ ناموس مصطفیٰ میں فدا اور عاشق اور دن رات درود بھیجنے والی اور تمام دنیا میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے اعلیٰ اور برتر مقام کو ثابت کرنے اور قائم کرنے والی جماعت احمدیہ ہے۔ اس لئے جو مرضی کہتے پھریں یہ تو فرضی باتیں کہیں کر رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو ان قوانین سے دور کا بھی کوئی تعلق نہیں اور آگے جاکر جیسے بات کھلے گی یہ سب فرضی قصے ہیں۔ مگر مولویوں کے دماغ میں حکومت نے جماعت احمدیہ کی گردن تھمادی تھی یہ کہہ کر کہ مرتد کا قانون تو ہم بنا نہیں سکتے، مجبوری ہے، بین الاقوامی قوانین اجازت نہیں دیتے اس لئے اس قانون کو استعمال کرتے ہوئے جتنے احمدیوں کو چاہو متہم کرکے ان کو تختہ دار پہ چڑھا دو۔ اس میں حکومت تم سے تعاون کرے گی۔ یہ سازش تھی جس کے متعلق ان کو وہم پیدا ہوا کہ کہیں حکومت اس سازش سے پھر نہ گئی ہو یعنی اپنا کردار ادا کرنے سے پھر نہ گئی ہو۔ اس پر انہوں نے شور ڈالا۔

پھر ایک بیان جاری ہوا قائمقام امیر جماعت اسلامی کی طرف سے "توہین رسالت کی سزا کے بارے میں وزیر اعظم واضح اعلان کریں کوئی بھی مسلمان اس سلسلے میں نرمی برداشت نہیں کرسکتا۔ (حکومت) دوٹوک انداز میں واضح اعلان کرے کہ یہ جرم پہلے کی طرح قابل دست اندازی پولیس ہے اور اس کے مرتکب کی سزا موت ہوگی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔" (بیان چودھری رحمت الٰہی۔ روزنامہ جنگ لندن ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء)۔

پھر اعلان تھا "توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔ بعض شرپسند اپنی سیاست کو چمکانے کی خاطر توہین رسالت کی سزا کو ایشو بنا رہے ہیں" (بیان حافظ محمد سلیم۔ روزنامہ مشرق لاہور ۷ مئی ۱۹۹۴ء ص ۴)۔ پھر ایک ملاں کی طرف سے بیان تھا "وزیر قانون توہین رسالت کے مرتکب ہوئے ہیں" یہ مولانا درخواستی کا اعلان تھا۔ پھر اعلان تھا مولانا محمد اجمل صاحب کا اور سید نفیس شاہ بے شمار نام ہیں ان کا خلاصہ یہی ہے کہ "اسلامی قوانین کو متنازع قرار دیا گیا تو تحریک چلائیں گے" (روزنامہ جنگ لندن۔ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۳ء)

اقبال حیدر صاحب کے بیان پر ردعمل کے طور پر ملک میں ان کے سر کی قیمت لگ گئی اور چند لاکھ روپے میں وزیر قانون کا سر مارکیٹ میں بکنے لگا۔ پھر اعلان کیا "حکومت توہین رسالت کے قانون یا سزا میں تخفیف کا ارادہ رکھتی ہے اور نہ ایسا کرنے کا سوچ سکتی ہے" یہ وفاقی کابینہ کا بیان ہے پوری کیبنٹ بیٹھی ہے اور اس نے یہ اعلان کیا ہے اور خالد کھرل نے کہا کہ اقبال حیدر کی طرف جو بیان منسوب ہوا ہے من گھڑت ہے۔ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اونچی سطح کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا (روزنامہ جنگ لندن۔ ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ کیا حکم تھا کہ میں نے یہ بیان دیا بھی تھا کہ نہیں اور میری طرف یہ بیان منسوب ہوا ہے تو کیوں ہوا ہے اس کا کیا مطلب تھا۔ عدالتی تحقیقات اگر ہونی تھی تو ان اخباری نمائندوں سے بھی تو پوچھا جاتا جن کے سامنے یہ بیان دیا گیا تھا وہ جو اصل تحقیق کا ایک حصہ بنتے ہیں۔ ایک پارٹی ہیں ان کا کہیں ذکر ہی نہیں چلتا۔ یہ تو انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس میں بیان ہونا چاہئے تھا کہ وہ تحقیق کرے کہ آئرلینڈ کے اخبارات سچے بیانات دیتے بھی ہیں یا وہ پاکستانی اخبارات کی طرح کے ہیں۔ پھر "دفعہ ۲۹۵۔ سی میں موت کی سزا تبدیل نہیں کی گئی موجودہ حکومت آئین اور اس کے تحت بنائے گئے قوانین کے مطابق قادیانیوں کے بارے میں سابقہ پالیسی پر کاربند ہے" (روزنامہ جنگ لندن۔ ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ یہ اعلانات ہیں کیبنٹ کے اور حکومت کے۔ صدر صاحب فرماتے ہیں "توہین رسالت کا اصل قانون برقرار رہے گا اس قانون میں ترمیم کی ہے نہ ایسا کرنے کا ارادہ ہے" (روزنامہ جنگ لاہور۔ ۸ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ سرکاری ترجمان کا مساوات میں بیان شائع ہوتا ہے "توہین رسالت کی سزا موت ہے۔ ترمیم ممکن نہیں۔ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو اور ان کی حکومت نبی کریم کی فضیلت اور احترام پر پختہ یقین رکھتی ہے اور اس قانون میں ترمیم کا تصور بھی نہیں کرسکتی۔ توہین رسالت کے مرتکب افراد کو معاف کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں" (روزنامہ مساوات ۹ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ وفاقی کابینہ نے کہا "توہین رسالت کی سزا کم ہوگی نہ قانون بدلے گا" (روزنامہ پاکستان لاہور۔ ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ پھر وفاقی کابینہ کا ایک بیان ہے کہ حکومت اس حد تک جانے کو تیار ہے یعنی ہمارا پیچھا چھوڑو خدا کے لئے۔ "حکومت اس حد تک جانے کو تیار ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب کو تین مرتبہ پھانسی دی جائے" (روزنامہ نوائے وقت لاہور۔ ۱۲ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ تین مرتبہ کہتے ہیں ہم پھانسی دیں گے خدا کے واسطے معاف کردو ہمیں۔ توہین رسالت کے قانون میں تخفیف یا تبدیلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور یہ اعلان جو ہے تین مرتبہ پھانسی کا، کابینہ کی طرف سے جاری ہوا ہے۔ وزیر اعظم بھٹو صاحبہ کی کیبنٹ اعلان کر رہی ہے کہ ہم اس پر بھی تیار ہیں ہمیں معاف کردو۔

پھر کہتے ہیں کھلی ہی نہیں بلکہ "مخفی گستاخی" کرنے والا بھی پکڑا جائے گا یہ بڑا دلچسپ ہے محاورہ "مخفی گستاخی"۔ کیونکہ جہاں گستاخی دکھائی نہ دے وہاں مخفی گستاخی تو ہر جگہ بیان کی جاسکتی ہے۔ اور وہی قصہ ہے جو چل رہا ہے ملک میں۔ کہتے ہیں "توہین رسالت کے قانون میں تخفیف یا تبدیلی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا رسول اکرمؐ کی شان میں کھلی یا مخفی گستاخی کرنے والا سزائے موت کا حقدار ہے" (بیان اقبال حیدر وزیر قانون و انصاف روزنامہ خبریں۔ ۷ جولائی ۱۹۹۴ء۔ صفحہ ۸)۔ یہ اقبال حیدر صاحب کا بیان آگیا ہے کہتے ہیں "گستاخ رسول کے لئے موت سے بڑھ کر کوئی اور سزا ہوتی تو اس پر بھی عملدرآمد کرتے توہین رسالت کے مرتکب بدبختوں کے لئے اس ملک میں کوئی جگہ ہے نہ کوئی مقام ہم جیسے غلام مصطفےٰ کے لئے ناموس رسالت سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں ہے" یہ وزیر اطلاعات صاحب فرما رہے ہیں (بیان خالد کھرل وزیر اطلاعات و نشریات۔ روزنامہ مساوات فیصل آباد۔ ۸ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ گورنر پنجاب کہتے ہیں "گستاخ رسول واجب القتل ہے قانون میں ترمیم نہیں

ہوگی" (روزنامہ خبریں۔ ۷ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ "حکومت توہین رسالت کے بل میں ردو بدل نہیں کرے گی شاتم رسول کی سزا موت ہے" (گورنر پنجاب چودھری الطاف حسین۔ روزنامہ مساوات فیصل آباد۔ ۸ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ سردار ظفر عباس صاحب آف رجوعہ ممبر قومی اسمبلی کہتے ہیں "حکومت توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی کا سوچ بھی نہیں سکتی جنہیں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا اعزاز حاصل ہو وہ توہین رسالت کے قانون میں ترمیم کیسے کرسکتے ہیں" (روزنامہ پاکستان لاہور۔ ۹ جولائی ۱۹۹۴ء)۔ یہ ہے یہ جو ان کا توہین رسالت سے متعلق شور و غوغا اور فرضی قصے اور نورا کشتیاں اور وجوہات میں نے بیان کی ہیں اصل اس کا پس منظر کیا ہے۔

اب میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ اس قوم کا کردار دین سے لاعلمی کے نتیجے میں کس حد تک مسخ ہو چکا ہے۔ فیصلہ سیشن جج لودھراں مجریہ ۲ جون ۱۹۹۴ء کہتے ہیں:

"The Muslims are very sensitive regarding Finality of the Prophethood. Muslims can tolerate "Shirk" in Toheed but they cannot tolerate any shirk in Prophethood. Preaching of anything contrary to the finality of the Prophethood outrages religious feelings to the Muslims."

اس وقت اس قوم کی یہ حالت ہو چکی ہے کہ علماء ان کی جہالت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان کو اس مقام تک لے گئے ہیں کہتے ہیں اللہ کا شرک کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ ثانوی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن شرک فی رسالت برداشت نہیں ہو سکتا اور شرک فی الرسالت کیا چیز ہے اس کی تشریح کچھ ضروری ہے۔

پہلا تو اس کا حصہ ہے اللہ کا شرک برداشت ہو جائے گا رسول کا شرک برداشت نہیں کریں گے۔ اللہ اس بارے میں کیا کہتا ہے فرماتا ہے۔ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا (سورۃ النساء: ۴۹)

کہ اللہ تعالیٰ اپنا شریک بنانا کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا۔ خدا فرماتا ہے کہ جو میرا شرک کرے گا میں اسے معاف نہیں کروں گا۔ اس کے سوا جو بھی گناہ ہو میں وہ معاف کر سکتا ہوں اور میں بہت بخشنے والا اور مہربان ہوں۔ "ويغفر مادون ذلک لمن يشاء" بخشتا ہے اس کے سوا (یعنی اللہ کے شرک کے سوا) ہر چیز بخش سکتا ہے "لمن یشاء" جس کے لئے چاہے "وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى إِثْمًا عَظِيْمًا" اور جو اللہ کا شرک کرے وہ بہت ہی بڑا افتراء، بہت ہی کھلا کھلا افتراء کرنے والا ہے۔

لیکن ان علماء نے پاکستان کے دماغ اور سوچ اور کردار کو اس حد تک ذلیل اور رسوا کر دیا ہے کہ خدا کے اس دعوے کے برعکس یہ اعلان کیا جارہا ہے اور عدالتوں میں اعلان کیا جارہا ہے کہ ہم رسالت کا شرک برداشت نہیں کریں گے۔ خدا کا شرک ہوتا ہے تو ہوتا پھرے اور کر ہی رہے ہیں سارے، ایک دوسرے کو خدا بنائے بیٹھے ہیں، قبروں کی پوجا ہو رہی ہے۔ کونسا شرک ہے جو وہاں جاری نہیں ہے اور جس کے خلاف کسی قسم کا کوئی احتجاج پایا جاتا ہو۔ مردہ پرستی تو اتنی عام ہوتی جارہی ہے کہ اس پر چادر چڑھانا یوں لگتا ہے کہ ہمیشہ ہمیش کے لئے خدا کی مغفرت کی چادر کی لپیٹ میں آگئے۔ کسی نے خوب کہا تھا کوئی غریب، فقیر ایک قبر کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو کوئی صاحب آئیں اور بہت بڑی چادر اس کو پہنائی۔ اس نے کہا مردوں کو پہنا رہی ہے یہ غریب ننگا بیٹھا ہوا ہے اس کو چادر نہیں پہناتیں۔ یہ اس قوم کا حال ہے۔ عورتوں کے سروں سے چادریں اتر گئی ہیں۔ غریبوں کو تن ڈھانپنے کے لئے چار بالشت کپڑا میسر نہیں آتا اور قبروں پر بڑی بڑی چادریں پہنانے والے وزراء اعظم اور گورنر اور بڑے بڑے مشاہیر پہنچتے ہیں اور تصاویر کھچوا لیتے ہیں اور ان کی بخشش کے سامان ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کا مسلک یہ ہے کہ اللہ کے شرک کا تو کوئی حرج ہی نہیں ہے شرک فی رسالت برداشت نہیں ہو گا۔ اور شرک فی رسالت ہے کیا!؟ یہ بھی تو سمجھا جائے۔ لیکن اس سے پہلے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا اپنا موقف بھی آپ کو بتادوں آپ اس موضوع پہ کیا کہتے تھے، آپ کا دل تو وہی تھا جو خدا کا دل تھا جو خدا کی باتیں تھیں وہی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے منہ کی باتیں بن جایا کرتی تھیں۔

جنگ احد کے موقع پر جب ابوسفیان بار بار نام پکار پکار کر غیرت دلا رہا تھا کہ ہو زندہ تو آؤ میدان میں نکلو۔ وہ چاہتا تھا کہ پتہ چلے مسلمان کہاں چھپے بیٹھے ہیں تو اس نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے نام سے مسلمانوں کی غیرت کو للکارا اور کہا کہاں ہے محمد اگر وہ زندہ ہو تو سامنے آئے۔ اس پر صحابہؓ جواب دینے لگے مگر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہاتھ کے اشارے سے اور زور سے ان کو دبا دیا کہ نہیں کوئی جواب نہیں دینا۔ پھر یکے بعد دیگرے مختلف صحابہ کے انہوں نے نام لئے بیان کرنے والے کہتے ہیں ابوبکرؓ کا نام لیا عمرؓ کا نام لیا اور دوسروں کے نام لئے۔ ہر دفعہ جو غیرت میں کوئی صحابی اٹھتا تھا تو اس کو دبا دیا جاتا تھا کہ نہیں، کچھ نہیں کہنا۔ یہاں تک کہ اس نے اعلان کیا "اعل ھبل۔ اعل ہبل" کہ ہبل ذات کی جے ہو ہبل کا نعرہ لگاؤ وہ بلند ہو۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم یہ نعرہ سن کے بے چین ہو گئے اور فرمایا جواب کیوں نہیں دیتے، جواب کیوں نہیں دیتے۔ وہ خدا پر ہبل بت کی برتری کا اعلان کر رہا ہے اب کیوں جواب نہیں دیتے اب کیوں خاموش ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم کیا کہیں؟ فرمایا کہو "اللہ اعلیٰ و اجل، اللہ اعلیٰ و اجل" اور احد کی وادی "اللہ اعلیٰ و اجل" کے نعروں سے گونج اٹھی (بخاری کتاب المغازی غزوۃ احد)۔ وہ چند صحابہ زخمی صحابہ تھے جو ایک غار کی پناہ میں بیٹھے ہوئے تھے مگر جب خدا کی غیرت کا سوال آیا جب شرک خداوندی کا سوال آیا تو نہ ناموس مصطفوی خاموش رہ سکتی تھی اس وقت نہ محمد رسول اللہ کی جان کی کوئی قیمت آپ کے اپنے نزدیک باقی رہی، نہ صحابہ کی عزتوں اور ان کی جانوں کی کوئی قیمت باقی رہی کیونکہ یہ سارے سلسلے اللہ ہی کی محبت اور اس کے عشق میں تھے اور اگر یہ نہ ہو تو رسالت کی حیثیت ہی کوئی نہیں۔ اگر توحید نہیں تو رسالت کی کوئی بھی حیثیت نہیں، کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ مگر اس قدر جاہل بنا دیا گیا ہے اس قوم کو کہ جیسا کہ میں نے وہ آیت پڑھی تھی کہ جب خدا تعالیٰ انسانوں پر شریعت کا بوجھ لادتا ہے اور وہ اس بوجھ کو اتار پھینکتے ہیں جیسا کہ قومیں اتار پھینکتی ہیں تو پھر وہ بوجھ گدھوں پر لاد دیا جاتا ہے۔ اور گدھے ان کے سردار بنا دیئے جاتے ہیں یہ صورت حال ہے جو بعینہ ہمارے پیارے وطن، بدنصیب پاکستان پر صادق آرہی ہے۔

جب خدا تعالیٰ انسانوں پر شریعت کا بوجھ لادتا ہے اور وہ اس بوجھ کو اتار پھینکتے ہیں تو پھر وہ بوجھ گدھوں پر لاد دیا جاتا ہے اور گدھے انکے سردار بنا دیئے جاتے ہیں۔ یہ صورت حال ہے جو بعینہ بدنصیب پاکستان پر صادق آ رہی ہے۔

جہاں تک اللہ کی توہین کا تعلق ہے وہ ایک الگ مسئلہ ہے۔ جہاں تک شرک خداوندی کا تعلق ہے یہ اور بات ہے لیکن شرک کا مطلب خدا کی توہین نہیں لیا گیا یہ جو بحث کا اختلاط ہے اس کو اب میں کھول کر آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس سے پہلے کہ میں یہ بات شروع کروں یہ میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ یہ جب کہتے ہیں شرک فی الرسالت برداشت نہیں تو مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے علاوہ کوئی اور نبی برداشت نہیں۔ اتنا جاہلانہ نعرہ ہے کہ وہ لوگ جن کو اسلام کی ادنیٰ بھی شدھ بدھ ہو وہ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نعرے میں کوئی جان نہیں بالکل اسلام کے برعکس ہے۔ سارے عالم پر نگاہ دوڑا کر دیکھ لیجئے، تمام مذاہب کی کتب کا مطالعہ کیجئے ایک بھی ایسا نبی نہیں ہے جس نے کسی اور نبی کی تصدیق کو اپنے ایمان کی تصدیق میں شامل کیا ہو۔ بدھ اپنے کو منواتا ہے اور مطمئن ہو کر چلا جاتا ہے۔ کرشن آتا ہے اور اپنے آپ کو منوا کر مطمئن ہو کے چلا جاتا ہے۔ رام نازل ہوتا ہے اور اپنے آپ کو منوا کر چلا جاتا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی اپنی منوا کر چلے گئے۔ اور موسیٰ نے بھی یہ شرط نہیں داخل کی اپنے ایمان میں کہ جب تک دوسرے انبیاء کو بھی نہ مانو مجھے تم تسلیم نہیں کر سکتے۔ ایک ہی وہ رسول تھا یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم اور آپؐ کی تفہیم توحید کا ایک عظیم جلوہ ہے کہ خدا نے آپ کو یہ تعلیم بخشی کہ جب تم کہتے ہو "لاالہ الااللہ" تو خدا کا تو کوئی شریک نہیں لیکن نبی بہت ہوں گے اور ہر ایک کی تمہیں عزت کرنی ہوگی اور ہر ایک کو بعض پہلوؤں سے برابر دیکھنا ہو گا چنانچہ یہ اعلان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی طرف منسوب فرمایا گیا آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ یہ رسول ان سب باتوں پر ایمان لے آیا ہے جو اللہ کی طرف سے اس رسول پر اتاری گئیں۔ (ان باتوں کی خبر ابھی پاکستان کو نہیں پہنچی)۔ آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اور سارے مومن جو محمد رسول اللہ کے مومن ہیں وہ ایمان لے آئے ہیں ان باتوں پر كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ایک رسول پر ایمان نہیں لائے۔ تمام کے تمام اللہ پر ایمان لے آئے ہیں فرشتوں پر ایمان لے آئے ہیں ایک کتاب نہیں تمام کتابوں پر ایمان لے آئے ہیں (شرک فی القرآن بھی اب اس کو آپ کہہ دیجئے)۔ "ورسلہ" اور اللہ کے تمام رسولوں پر ایمان لے آئے ہیں اور یہ اقرار کرتے ہیں "لانفرق بین احد من رسلہ" اور کہتے ہیں ہم عہد کرتے ہیں اے خدا کہ ہم تیرے بھیجے ہوؤں کے درمیان کوئی تفریق نہیں کریں گے اور ایک ہو یا لاکھ ہوں ہمارے نزدیک یہ شرک فی النبوۃ نہیں ہے، یہ توحید ہی کا کرشمہ ہے کہ اس توحید سے جتنے جلوے پھوٹیں گے وہ سارے سر آنکھوں پر، ان سب کے سامنے ہم سر تسلیم خم کریں گے۔ یہ ہے قرآن کا بیان۔ یہ ہے قرآن کی رو سے توحید فی الوہیت اور توحید فی الرسالت۔ پھر کہتے ہیں لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۚ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ اے خدا ہمارے لئے اس کے سوا اب رہا کیا ہے کہ سنیں اور اطاعت کریں اور وہ آواز جس رسول کی طرف سے آئے اگر وہ تیری آواز ہے اور تبدیل نہیں ہوئی تو ہر آواز سر تسلیم خم کرنے کے لائق ہے۔ چنانچہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو پرانے انبیاء کی باتیں بیان کرکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "فبھدھم اقتدہ" اے محمدؐ ان سب رسولوں کی ہدایت کے مطابق تو بھی پیروی کر۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ محمد رسول اللہ جو سب ہدایتوں سے بڑھ کر ہدایت لانے والے تھے ان کو حکم ہو کہ ان کی ہدایتوں کی پیروی کر۔ مراد وہی ہے جو میں بیان کر رہا ہوں کہ ان کی ہدایت کی کوئی بھی قیمت نہیں اگر وہ خدا کی طرف سے نہیں تھیں اور اگر خدا کی طرف سے تھیں تو کون ہے جو اس ہدایت کے سامنے سر بلند کر سکے۔ یہ وہ توحید فی الرسالت ہے جس کی یہ باتیں کر رہے ہیں۔

یہاں جلسہ ہو یا امریکہ ہو یا دنیا میں کہیں باہر سے آنے والے ہوں اگر کوئی احمدی جو مسافر ہے اور مسافری کا عذر رکھ کر قرض طلب کرتا ہے تو اس کو نظام جماعت کی طرف Refer کریں یعنی اس کی طرف اس کو توجہ دلائیں کہ نظام جماعت اگر مجھے کہے گا تو پھر میں تیار ہوں گا۔

اور پھر یہ خیال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے پہلے سارے شریک منظور آپ کے وصال کے بعد شریک منظور نہیں تو اس بات کو تو ان کے عقیدے کھلم کھلا جھٹلا رہے ہیں۔ اس قدر دوغلا پن، اس قدر منافقت، اتنا جھوٹ۔ قوم کو بتاتے نہیں یہ دوسرے سانس میں کہ عیسیٰ ابن مریم نازل ہو گا اور نبی اللہ کے طور پر نازل ہو گا!۔ اور کیا ان کے فتوے شائع ہوئے نہیں ہیں کہ وہ امت میں آئے گا اور امت میں نبوت کرے گا اور جو اس کی نبوت سے انکار کرے گا وہ امت محمدیہ سے باہر نکل جائے گا۔ پکا کافر اور پکے سے پکا کافر ہو جائے گا!!۔ تو نبوت کے تو خود قائل ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے بعد آنے والے کے قائل ہیں لیکن مشرکانہ نبوت کے یہ قائل ہیں، ہم نہیں۔ ہم جس نبوت کے قائل ہیں وہ یہ ہے کہ امت محمدیہ میں مسیح پیدا ہو گا آپ کے غلاموں میں سے اٹھے گا اور آپ کی غلامی میں ہر شرف پائے گا۔ یہ شریک کو بلاتے ہیں آج سب سے بڑی شریک مسلمانوں کی عیسائیت ہے اور عیسائیت کے رسول کو امت محمدیہ میں نازل کرتے ہیں اور کہتے ہیں شرک فی الرسالت برداشت نہیں کر سکتے۔ اور پھر شرک کیا ہوتا ہے!۔ اس کے سر پر سینگ ہوتے ہیں؟ یہ ایسے نبی کی رسالت اور نبوت کو تسلیم کریں گے، اس کے کہے میں چلیں گے، نبی اس کو کہا کریں گے اس کی نبوت کا کلمہ پڑھیں گے جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے "ورسولاً الیٰ بنی اسرائیل" یہ جو عیسیٰ تھا اس کو ہم نے بنی اسرائیل کا نبی بنا کے بھیجا تھا امت محمدیہ کا نبی کبھی نہیں بنایا۔ قرآن کہے گا نبی اسرائیل کا نبی ... [illegible]

محمدیہ میں تو ناممکن تھا کہ کوئی پیدا ہو جائے اس لئے شکر کرو خدا کا۔ غیر قوموں سے ہی آیا تو سہی اور اس بے چارے نے دو ہزار سال قید تنہائی کاٹی ہے اب اس کا انکار کرو گے، ظلم نہ کرو، جیسا کیسا بھی ہے قبول کر لو۔ چاہے امت موسوی کا ہو اس سے کیا غرض ہے، نبی چاہئے تھا نبی آ گیا۔ پر نبی چاہئے کیوں تھا؟ نبوت تو بند ہے۔ بند کیوں ہوئی اگر چاہئے تھا!؟ پہلے ان تضادات کو تو حل کر لو پھر یہ بڑکیاں مارو جو تم مارتے ہو اور کہو کہ شرک فی النبوۃ منظور نہیں، مشرک خود ہو، نبی کے قائل ہو، لیکن غیر نبی کے قائل ہو۔ اس نبی کے قائل ہو جس کی امت نے سب سے زیادہ اسلام کی رقابت کی ہے، اسلام کے خلاف حسد کیا ہے۔ اسے اپنا سردار ماننے کے لئے تیار بیٹھے ہو اور ابھی کہتے ہو شرک فی الرسالت کے ہم قائل نہیں۔ شرک فی اللہ کے تو قائل ہیں ہی وہ تو تم مان بیٹھے ہو اب شرک فی الرسالت والا قصہ بھی ساتھ ہو گیا۔ نہ وہ رہا نہ وہ رہا۔ تمہاری مثال تو اس بے وقوف تیل ڈلوانے والے کی سی بن گئی ہے جو چھوٹا برتن لے کر زیادہ تیل کے پیسے لے کے گھر سے نکلا اور برتن کے پیندے میں بھی تھوڑی سی جگہ بنی تھی کپ الٹا سا بنا ہوتا ہے اس نے جب تیل خریدا تو کچھ تیل چونکہ پیسے زیادہ دے بیٹھا تھا، بچ گیا تو اس نے اس کو الٹا دیا اور کہا باقی اس طرف ڈال دو۔ دکاندار نے کہا ہیں یہ کیا کرتے ہو وہ تو گر گیا۔ اس نے فوراً سیدھا کر دیا اور جو تھا وہ بھی گیا ان کی تو شرکوں کا یہ حال ہے وہ بڑا برتن تو خدا والا خود الٹا بیٹھے۔ کہہ دیا یہ نہیں ہمیں اس کی پرواہ کوئی نہیں اللہ کا شرک کیا فرق پڑتا ہے اور وہ جو شرک رسالت تھا وہ بھی ہاتھ سے گیا، وہ معاملہ بھی ہاتھ سے گیا۔ ثابت کر بیٹھے ہیں اپنے عمل اور اپنے عقیدوں سے کہ شرک فی الرسول کے اگر قائل ہیں تو یہ قائل ہیں اور جماعت احمدیہ کا بلا استثناء بلا شک یہ عقیدہ ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد آپ کے غلاموں میں سے خدا کسی کو شرف بخشے تو بخشے غیر کی مجال نہیں ہے کہ امت محمدیہ میں دخل دے۔ پس شرک فی الرسالت کس کا ہے اور کس کا نہیں، کوئی تو عقل کرو مگر جب عقل رہے ہی نہ باقی تو پھر قرآن کے اس فتوے نے صادر ہونا ہی ہونا ہے کہ اپنا بوجھ تم اتار بیٹھے ہو اور گدھوں کی پیٹھوں پہ لاد دیا ہے جن کو کچھ پتہ نہیں کہ کیا لدا ہوا ہے۔

پھر امام مہدی کی باتیں کرتے ہیں۔ امام مہدی نے کرنا کیا ہے آ کر۔ شریعت کامل ہو گئی قرآن غیر مبدل کتاب۔ حدیث میں صحاح ستہ ایسی ہیں جن پر بہت اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ کسی نبوت کی تاریخ میں اتنی مستند کتابیں موجود نہیں جتنی صحاح ستہ ہیں۔ پھر تمہیں کیا چاہئے مہدی کے کیوں قائل ہو!۔ وہ بہتر فرقوں والی بات کیا ہوئی؟ بٹے کیوں اور بٹتے کیوں چلے جا رہے ہو!؟ عملاً ساری امت مشرک بنی بیٹھی ہے یہ سارے حالات سب برداشت ہیں لیکن اگر برداشت نہیں تو یہ عقیدہ برداشت نہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی میں وہ امام جن کی آپ نے خبر دی ہے جب وہ آئیں تو ان کو ماننا فرض ہے۔ یہ عقیدہ ہے جو تکلیف دیتا ہے اس کے سوا کوئی تکلیف نہیں۔ پس یہ سب جھوٹے قصے ہیں، فرضی باتیں ہیں۔ ان لوگوں کو علم ہونا چاہئے۔ ان کے سیاستدان اتنے جاہل اور لاعلم ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ آخر جھگڑا ہے کیا اور جج بیٹھے فیصلے دے رہے ہیں کہ دیکھو نا بات یہ ہے کہ اللہ کا شرک تو خیر کوئی بات نہیں ہم برداشت کر لیں گے مگر رسالت کا شرک برداشت نہیں کر سکتے۔ جو جاہلوں نے قصے چلائے، وہ چل پڑے۔ میں نے عدالتوں کے فیصلے دیکھے ہیں صاف نظر آ رہا ہے کہ مولوی پہنچتے ہیں اپنے دستے اٹھا کے اور ججوں سے کچھ کہتے ہیں ان بے چاروں کو اپنے دین کا علم کوئی نہیں وہ کہتے ہیں اچھا جی پھر لکھ دو فیصلے ہمارے لئے۔ وہ مولویوں کی تحریریں صاف پہچانی جاتی ہیں۔ یہ تحریر پہچاننے کا فن تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ ہزاروں سال کی پرانی کتابوں کے متعلق ماہر فن یہ بتا دیتے ہیں کہ یہ فلاں کی تحریر ہے یہ فلاں کی نہیں ہے اور یہ فلاں جگہ دخل اندازی ہوئی ہوئی ہے۔ بائبل کے متعلق بھی اس طرح تحقیق ہے تو ان مولویوں کی تحریریں اور ججوں کی تحریریں ایک جیسی تو نہیں ہوتیں بڑا نمایاں فرق ہے اور وہ فرق ان کے فیصلوں میں صاف دکھائی دیتا ہے۔ جہاں مولوی کا فیصلہ شروع ہوا ہر احمدی کو سمجھ آ جاتی ہے کہ اب کس کی بات شروع ہو گئی ہے۔ جہاں یہ چل رہا ہے وہاں شرک کیا اور گناہ کیا فسق و فجور کیا سب ایک تھیلی کے چٹے بٹے بن جاتے ہیں۔

اتنا گناہ بڑھ گیا ہے پاکستان میں کہ اس کا تصور بھی باہر نہیں کیا جا سکتا ایسے ایسے بھیانک جرائم روزانہ نظر کے سامنے آتے ہیں اور ہزاروں لاکھوں ایسے ہوں گے جو نظر کے سامنے نہیں آتے کیونکہ جہاں پولیس بے چاری مجبور اور بے اختیار ہو، پیسے کا انکار کرنا ان کے لئے ممکن نہ ہے۔ اگر شرم ہے تو پیسے کی۔ بعض لوگوں کو پیسے کی بڑی شرم ہوتی ہے وہاں پیسے کی بڑی شرم ہے۔ باقی شرمیں اٹھ گئی ہیں یہ شرم ہے جو بڑی مضبوطی سے قائم ہے اور مولویوں میں بھی یہی شرم پائی جاتی ہے، پیسے کی بڑی شرم کرتے ہیں۔ ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غالباً واقعہ ہے کہ ایک مولوی صاحب کے متعلق پتہ چلا کہ اس نے نکاح پہ نکاح پڑھا دیا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو اس پہ بڑا حسن ظن تھا انتظار کرتے رہے وہاں ملنے کے لئے آیا کرتا تھا تو ملنے آیا تو ان سے پوچھا مولوی صاحب میں تو بڑی آپ کی عزت کرتا تھا آپ تو بڑے متقی، بزرگ پرہیزگار انسان یہ میں مان نہیں سکتا کہ یہ واقعہ ہوا ہو میں آپ کے منہ سے سننا چاہتا ہوں کہ جھوٹ ہے۔ اس نے کہا جناب میری بات تو سن لیں یک طرفہ بات نہ کرتے چلے جائیں میری بات تو سنیں مجھے موقع تو دیں۔ انہوں نے کہا اچھا بتاؤ کیا بات ہے اس نے کہا بات تو ٹھیک ہے میں نے نکاح پہ نکاح پڑھایا ہے مگر جس کا پڑھایا ہے جب اس نے چڑی جتنا روپیہ میرے ہاتھ پہ رکھ دیا تو میں کیا کر سکتا تھا۔ "چڑی جتنا" کہتا ہے روپیہ اتنا بڑا نظر آ رہا تھا مجھے۔ جو حرص کی آنکھ ہو وہ پھر بڑھا کے بھی دیکھ رہی ہوتی ہے۔ بہت بڑا اس کو روپیہ دکھائی دیا کہ جی میں کیا کر سکتا تھا تو وہاں پیسے کی بڑی شرم ہے۔ اب بے چاری پولیس کیا کرے کوئی پیش رفت نہیں جاتی جہاں پیسہ چل جائے وہاں ہر دوسرا جرم جائز ہے اس لئے سب مقدمے دب جاتے ہیں، سب گناہ نظر سے غائب ہو جاتے ہیں۔ وہاں نظر آتے ہیں جہاں پیسہ نہ دیا گیا ہو اور مرضی ہے چاہو تو اپنے خلاف شرعی عدالت میں کیس بھجوا دو، چاہو تو عام عدالت میں۔ قوم کو دو اختیار ہیں ایک طرف شریعت کی اتنی غیرت کہ مولوی کہتا ہے کہ شریعت نہ آئی تو ساری قوم سر کٹا دے گی دوسری طرف ہر مجرم اور ہر ایک ہی مجرم بنا ہوا ہے شرعی عدالت سے ایسا بھاگتا ہے جیسا کوا غلیلے سے بھاگتا ہے اور جاتے کیوں نہیں وہاں مقدمے۔ وہ عدالت مردار کی طرح کیوں بیٹھی ہوئی ہے دنیا کی ساری عدالتیں مقدموں سے بھری ہوئی ہیں اتنی بھری ہوئی ہیں کہ چھ چھ مہینے سال سال کئی کئی سال تک مجرموں کے فیصلے ہی نہیں ہو رہے۔ وجہ یہ ہے کہ شریعت سے ڈرتے ہیں لوگ اور پیسہ دے دیتے ہیں پولیس کو۔ پولیس کے اختیار میں ہے چاہے تو شریعت کی عدالت میں بھیجے چاہے تو ملکی قانون میں بھیج دے یہ تو شریعت کا احترام ہے۔

اور تقویٰ اور ہمدردی بنی نوع انسان کا یہ حال ہو گیا ہے کہ ایک سے زائد مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ مجھے بعض قیدیوں نے، حالانکہ مجھے جانتے بھی نہیں، ان احمدی قیدیوں سے تعارف حاصل کر کے جو اس جرم میں پکڑے گئے کہ وہ "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کہا کرتے تھے انہوں نے بتایا کہ کچھ نیک آدمی یہاں ہمارے لوگوں میں بس کے گئے ہیں ان سے آپ کا پتہ چلا ہے سنا ہے آپ بھی خدا ترس ہیں۔ عمر قید کی سزا ختم ہو چکی ہے پچیس سال ہو گئے ہیں باہر نکلنے کے لئے پیسے نہیں۔ اتنی بے حیائی، ایسی سنگدلی، ہر شخص مردار خور بنا ہوا ہے۔ کہیں قتل ہو سہی پھر دیکھیں تھانے دار کس طرح لپک لپک کر جس طرح گدھیں اترتی ہیں اس طرح اپنی پولیس فورس لے کر قتلوں پہ اترتے ہیں اور پھر رائٹ اینڈ لیفٹ، دائیں اور بائیں جس جس کا نام آ سکے اس کا لکھتے چلے جاتے ہیں کہ تفتیش ہے اور پھر پیسے چٹتے ہیں اور ایسے واقعات ایک نہیں بارہا ہوئے ہیں کہ زیادہ پیسے دے کر مجرم تو آزاد ہو گئے اور معصوم پکڑے گئے اور ابھی ایسے ہی تین معصوم بچوں کی ماں کا مجھے خط ملا اور ہماری تحقیق کے مطابق وہ بالکل سچی ہے۔ وہ کہتی ہے اس طرح قتل ہوا تھا ایک گاؤں میں پچیس سال کی بات ہے اور شریکے بنے ہماری جائیدادوں پر قبضے کرنے تھے اس لئے جو قاتل تھے انہوں نے پولیس کو پیسے دیئے وہ آزاد دندناتے پھر رہے ہیں اور میرے تینوں بچے، تین ہی بیٹے تھے وہ اس وقت جیل میں پچیس سال عمر قید کاٹ رہے تھے۔ اس بے چاری کے کبھی کبھی دردناک خط آ رہے تھے کل پھر اسی مضمون کا خط ملا ہے کہ پچیس ہزار ایک بیٹے کو باہر نکلوانے کے لگ رہے ہیں جبکہ پچیس سال عمر گذر چکی ہے فیصلہ ہو گیا ہے کہ باہر نکل آؤ۔ مجھے مدد کریں تو ہو گا۔ جماعت تو مدد کرتی ہے اپنوں کی بھی اور غیروں کی بھی اور جہاں تک توفیق ہے ہم کوشش کرتے ہیں کہ ظلم کے خلاف جہاد کریں لیکن جس قوم کا یہ حال ہو گیا ہو ایسی جرائم پیشہ قوم ان کی اندرونی نفسیاتی بیماری یہ ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ اگر توہین رسالت کے نام پر جس طرح مولوی کہتا ہے آنکھیں بند کر کے ایک جھوٹی غیرت دکھا دو گے تو سارے گناہ بخشے جائیں گے۔ اتنی ٹیڑھی سوچیں ہیں کہ ٹیڑھی سوچیں اور ٹیڑھے تصورات ساری قوم کی بدکرداریاں بن گئی ہیں اور یہ بدبخت ملاں اس کا ذمہ دار ہے جس نے ساری قوم کو پاگل بنا رکھا ہے اور قوم ذمہ دار ہے جو پوچھتی نہیں ان سے کہ بتاؤ تو سہی قرآن نے کہاں لکھا ہے توہین کا مضمون۔ کیا سزائیں دی گئی ہیں۔ ہم بھی تو دیکھیں ہم بھی تو پڑھیں۔ لیکن علم کا نہ شوق ہے نہ کوئی امکان ہے دور کا بھی کہ قرآن سے ذاتی تعلق پیدا کریں اس کے مضامین کو پڑھیں اور غور کریں۔ جو مولوی کہتا ہے اس کی وہ بات منظور ہے جو ان کو حکومت سے دستبردار ہونے پر مجبور نہ کرے وہ ساری باتیں منظور ہیں لیکن اگر سیاست کے اوپر مولوی حملہ کرنے لگے تو پھر دیکھیں کیسا ذلیل اور رسوا ہوتا ہے پچھلے انتخابات میں بھی کیا گیا آئندہ بھی ذلیل ہوتا رہے گا۔

تو یہ صرف تمہیدی بیان ہے جو میں آج کے خطبے میں ختم کر سکا ہوں انشاء اللہ اگلا حصہ میں جمعے میں جو اس جلسہ سالانہ کے دوران آئے گا شروع کروں گا اور چونکہ ختم نہیں ہو سکا اس لئے میرا خیال ہے کہ افتتاحی تقریر کا مضمون بھی یہی رکھ لوں اور اسی مضمون کو آگے چلا دوں باقی جو دو دن کی تقریریں ہیں وہ تو الگ خاص موضوع ہے اس میں تو اس کو داخل نہیں کیا جا سکتا۔

جہاں تک جلسے کی ہدایات کا تعلق ہے ایک ہدایت میں اب خصوصیت سے دینا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ بہت سے باہر سے آنے والے یہاں آئیں یا دوسرے جلسوں میں جائیں بعض دفعہ قرض مانگتے ہیں اپنے میزبانوں سے یا دوستوں سے اور ظاہر یہ کرتے ہیں کہ بہت مشکل میں پڑ گئے ہیں اور بعد میں پھر مجھے مصیبت پڑتی ہے۔ سب ان کے شکوے ہمارے اوپر اور یہ آئے تھے اور لے گئے اور وہ آئے تھے اور کھا گئے اور پیسے نہیں مل رہے تو اس لئے میں نے پہلے بھی بارہا اعلان کیا ہے میں پھر کرتا ہوں یہاں جلسہ ہو یا امریکہ ہو یا دنیا میں کہیں باہر سے آنے والے ہوں اگر کوئی احمدی جو مسافر ہے اور مسافری کا عذر رکھ کر قرض طلب کرتا ہے تو اس کو نظام جماعت کی طرف Refer کریں یعنی اس کی طرف اس کو توجہ دلائیں کہ یہاں جاؤ اور نظام جماعت اگر مجھے کہے گا تو پھر میں تیار ہوں گا ورنہ براہ راست مجھے اجازت نہیں ہے۔ جن کے ذاتی معاملات اور تعلقات ایسے ہیں کہ وہ اگر قرض دے دیں اور کھایا بھی جائے تو پرواہ نہ ہو ان کا معاملہ الگ ہے وہ بے شک شوق سے کریں ان کا اپنا روپیہ ہے۔ چاہے تو جہنم میں پھینک دیں مجھے کیا اس سے غرض ہے، ہاں یہ تکلیف ہو گی کہ جہنم کی بجائے جنت میں بھی پھینک سکتے تھے، سلسلے کو چندہ دے سکتے تھے بجائے اس کے کہ ایک کھانے والے کے سپرد کر دیا۔ مگر بہر حال وہ پھر مجھے کچھ کہہ نہیں سکیں گے۔ لیکن اگر باہر آنے والے پیسے مانگتے ہیں اور پھر آپ دیدیتے ہیں اور تحقیق نہیں کرتے یا جماعت سے نہیں پوچھتے اور پھر وہ آپ کو گزند پہنچاتا ہے تو آپ ذمہ دار ہیں آج بھی، کل بھی، پرسوں بھی ذمہ دار رہیں گے میں کئی دفعہ یاددہانیاں کرا کے تھک چکا ہوں آپ لوگ مانتے نہیں ہیں لیکن اچھی طرح اس بات کو ذہن نشین کر لیں۔

دوسرے سیکیورٹی کے نظام میں ہر احمدی سیکیورٹی افسر ہے اور یہ بات دنیا کے کسی اور

محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور آپ کی تعلیم
توحید کا ایک عظیم جلوہ ہے کہ خدا نے آپ کو جو تعلیم بخشی
کہ جب تم لا الہ الا اللہ کہتے ہو تو خدا کا تو کوئی شریک نہیں
لیکن نبی بہت ہوں گے اور ہر ایک کی تمہیں عزت کرنی
ہوگی اور ہر ایک کو بعض پہلوؤں سے برابر دیکھنا ہوگا۔

روانڈا کے مظلوم ہیں جو خصوصاً زائر میں انتہائی
دردناک حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کے
لئے میں اپنی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ کا معمولی
نذرانہ پیش کر کے جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ
توفیق کے مطابق دیں۔

نظام کو حاصل نہیں ۔ بیدار مغزی کے ساتھ اپنے دائیں بائیں بیٹھے ہوؤں کو دیکھیں، پہچانیں، نہیں جانتے تو مستعد رہیں، ہوشیار رہیں گویا آپ اسمبلی کی ہر حرکت کے ذمہ دار بنا دیئے گئے ہیں۔ یہ سیکیورٹی کا انتظام ہے لیکن حسن خلق کے ساتھ نظم و ضبط کے ساتھ۔

جہاں تک روانڈا کا تعلق ہے میں بارہا جماعت کو نیک تحریکات کرتا ہوں اور بارہا توقعات سے بڑھ بڑھ کے جماعت خدمت دین کرتی ہے، لبیک کہتی ہے اور میں پھر بھی نہیں تھکتا، پھر بھی آپ کو بلاتا رہتا ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ ہمارا کردار ہے اور کردار کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔ کسی جگہ بھی ظلم کے زخم لگے ہوں کسی جگہ بھی لوگ ہلاکت زدہ ہوں اور مصیبتوں میں مبتلا ہوں تو مومن کا کردار یہ ہے کہ ایسے موقع پر جو کچھ بھی اس کے بس میں ہو ضرور کرتا ہے۔ اور کافر کا یہ کردار ہے کہ اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ کیا ہو رہا ہے۔ قرآن کریم اس مضمون کو یوں بیان فرماتا ہے۔

فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝
فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۝
یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝

(سورۃ البلد: ۱۲ تا ۱۷)

کہ اصل دین تو وہ ہے جو جفاکشی کی طرف بلانے والا ہو بلند چوٹیوں کی طرف چڑھنے کی دعوت دیتا ہو گھاٹیوں سے اوپر آنے کی طرف اشارے کر رہا ہو اور یہ ہے کیا؟ گھاٹیوں سے بلندی پر چڑھنا کس کو کہتے ہیں۔ اس میں ایک بات یہ بیان فرمائی کہ جب بھوک عام ہو جائے اور بظاہر تمہارے بس میں نہ ہو اس کو نپٹانا پھر بھی جو تم میں طاقت ہے تم وہ لے کر آگے بڑھ جاتے ہو اور جو یہ نہیں کرتے وہ مومن نہیں ہیں ان کا دین سے کوئی تعلق نہیں۔ پس میں جانتا ہوں کہ ہمارا آٹے میں نمک کے برابر بھی حصہ نہیں ہوگا ہمیں جو توفیق ہے سارے کام دوسرے بھی جاری ہیں مگر یہ اطمینان تو ہوگا کہ ہم نے تمام بوجھوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی اس دائمی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے لبیک کہا ہے اور روانڈا کے مظلوم ہیں جو خصوصاً زائر میں انتہائی دردناک حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ CHOLERA پھیلا ہوا ہے مصیبتوں میں مبتلا ہیں ان کے لئے میں اپنی طرف سے ایک ہزار پاؤنڈ کا معمولی نذرانہ پیش کر کے جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ توفیق کے مطابق دیں دوسرے جو لازمی دائمی چندے ہیں ان پر اثر نہیں ڈالنا وہ اپنی اپنی اہم ضروریات ہیں لیکن وعدوں کا انتظار نہیں کر سکتے جہاں تک جماعت زائر کا تعلق ہے ان کو میں نصیحت کرتا ہوں جیسے میں نے پہلے کہا تھا وہ ہیضے کی دوا جس میں اور ذرائع میسر نہ ہوں جیسے کہ وہاں اس وقت نہیں ہیں بہت ہی موثر علاج ہے۔ "سلفر ۲۰۰" اور مفت میں کثرت کے ساتھ بنائی جا سکتی ہے آپ کی ٹیمیں وہاں پہنچیں اور ان کو روزانہ صبح شام "سلفر ۲۰۰" میں کھلائیں۔ چند گولیاں میٹھی اور مٹھاس تو ویسے ہی ان بے چاروں کو ضرورت ہے وہ تو ایک دانہ بھی میٹھا منہ میں پہنچ جائے تو اس کو غنیمت سمجھیں گے اور اس کے علاوہ CAMPHER ہے۔ اگر ہیضہ ہو چکا ہو آغاز میں "کیمفر ۳۰" دیا جائے تو اس سے ہیضہ بڑھنے سے رک جاتا ہے پھر میں تفصیل سے پہلے بھی بتا چکا ہوں CUPRUM ہے اگر پاؤں میں تشنج زیادہ ہو ہاتھ پاؤں مڑتے ہوں۔ اگر کھلے اسہال ہوں تو اس پر VARATRUM ALBUM دوا ہے تو اس طرح میں دواؤں سے متعلق ہیضے کے متعلق خصوصیت سے پہلے روشنی ڈال چکا ہوں اور وہاں کے مبلغ وہ ریکارڈ بھی کرتے ہوں گے۔ فوری طور پر اگر خود نہیں کر سکتے اتنی توفیق نہیں تو دوسری تنظیموں کو بتائیں اور ان کو کہیں کہ ہم آپ کو دوائیاں تیار کر دیتے ہیں۔ ہماری سرداری میں تم ٹیمیں تیار کرو

اور فوری طور پہ کثرت سے ان جھگیوں میں پہنچ کر ان کے علاج کی کوشش کرو ان کو اس دردناک عذاب سے بچانے کی کوشش کرو۔ ایک بھوک اور اوپر سے ہیضہ تو بہت ہی تکلیف دہ بیماری ہے۔ اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے اور ہماری ادنیٰ اور بہت ہی حقیر کوششوں کو قبول فرماتے ہوئے آسمان سے ان پر رحم نازل فرمائے۔

تبلیغی و تربیتی مساعی

پتہ پریم و کرولائی (کیرلہ) میں تبلیغی جلسے

جماعت احمدیہ کے جلسہ ہائے یوم مسیح موعود و نشان کسوف و خسوف کے جلسوں کے بعد کیرلہ کے ندوۃ المجاہدین فرقہ نے اپنی مخالفانہ سرگرمیوں کو تیز کر دیا جس کے جواب میں ہماری طرف سے ۱۳ و ۱۴ اپریل کو لگاتار تبلیغی جلسے منعقد ہوئے ۹۹-۴-۱۵ کو مسجد احمدیہ پتہ پریم سے ایک کلومیٹر دور تبلیغی جلسہ ہوا ۲۰ر اپریل کو پتہ پریم سے دو کلومیٹر دور واقع گاؤں کنڈالہ پیٹا میں پہاڑ پر تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔

۲۱ اور ۲۲ر اپریل کو کار اکنعہ بازار میں تبلیغی جلسہ ہوا ۲۴ر اپریل کو جماعت احمدیہ کرولائی کے زیر اہتمام کرولائی سے ۱۰ کلومیٹر دور پوکو ٹمپاڈم POOKO. TTUM. PADAM میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا اسی طرح یکم مئی کو کرولائی بازار میں جلسہ ہوا ان اجلاسات میں ہمارے خدام نے تبلیغی لٹریچر اسی طرح M.T.A کے ذریعہ خطبہ جمعہ اور علم و عرفان کی مجالس پبلک طور پر دکھائیں۔

۱۷ر جون کو مجلس خدام الاحمدیہ پتہ پریم کے زیر اہتمام احمدیہ مسجد میں بعد نماز مغرب تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت مکرم پی عبداللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے کی تلاوت و نظم اور عہد کے بعد صدر محترم نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعدہ مکرم سی ایچ عبدالشکور صاحب سیکرٹری تربیت مجلس خدام الاحمدیہ صوبائی اور خاکسار سی ایچ عبدالرحمٰن معلم وقف جدید نے تقاریر کی۔

۲۶ر جون کو مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا مکرم سی کے بیران صاحب زعیم مجلس انصار اللہ نے صدارت کی تلاوت و نظم اور عہد دہرائے جانے کے بعد سی ایچ عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف جدید نے جماعتی تربیت کے طریق اور خلافت سے تعلق کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ بعدہ مکرم پی حمزہ صاحب نے دعوت الی اللہ پر تقریر کی۔

۱۱ر جولائی کو خاکسار نے مع تین خدام کے چار کلومیٹر دور مسلم علاقے میں جا کر ۴۰ گھروں میں تبلیغی کتب فروخت کیں دو صد افراد کو تبلیغ حق کی اور لٹریچر تقسیم کیا۔ اسی طرح ۱۷ر جولائی کو تین کلومیٹر دور سیتانم اور پوتھودیٹی جا کر بھی ۴۰ گھروں میں کتب فروخت کیں اور دو صد افراد تک پیغام حق پہنچایا۔ اس پروگرام میں سات مزید خدام نے حصہ لیا۔

(سی۔ ایچ عبدالرحمٰن معلم وقف جدید)

آئرا پورم میں جلسہ یوم خلافت

جماعت احمدیہ آئرا پورم کے زیر اہتمام ۱۹ر جون کو بعد نماز مغرب جلسہ یوم خلافت زیر صدارت مکرم اے عبدالرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ صدر اجلاس کے علاوہ مکرم کے محمد ابراہیم صاحب مکرم کے ایم ناصر احمد صاحب مکرم ٹی کے ابوبکر صدیق صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔

(اے عبدالرحمٰن صدر جماعت احمدیہ آئرا پورم)

بنگلور (کرناٹک) میں تربیتی جلسہ

محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ۲۶ر جون ۱۹۹۴ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ بنگلور میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جلسہ کی صدارت مکرم مولوی محمد کلیم خاں صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے کی۔ تلاوت عہد اور نظم خوانی کے بعد مہمان خصوصی محترم مولانا صاحب موصوف نے خطاب فرمایا۔ آپ نے بالخصوص تبلیغ اور قیام نماز پر زور دینے کی تلقین فرمائی۔ آپ نے باہمی اتحاد و اتفاق اختیار کرنے اور تقویٰ شعار مومن بننے کی طرف بھی توجہ دلائی۔

ازاں بعد صدر جلسہ نے عبادت الٰہی کے قیام اور اس کے فوائد پر روشنی ڈالی آخر پر مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر صوبہ کرناٹک نے اجتماعی دعا کروائی

(قریشی عبد الحکیم سیکرٹری تعلیم بنگلور)

علاقہ پونچھ میں تبلیغی و تربیتی دورہ

مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے ماہ جولائی کے شروع میں علاقہ پونچھ و راجوری کا دورہ کیا مخلصین جماعت مبلغین و معلمین کرام کے تعاون سے ایک صد افراد نے بیعت کی پچار کوٹ کالابن اور لوہار کہ میں تبلیغی و تربیتی جلسے بھی ہوئے جس سے جماعتوں میں بیداری پیدا ہوئی۔

(محمد نذیر مبشر مبلغ انچارج پونچھ)

بنگلور میں جلسہ کسوف و خسوف کا انعقاد

مورخہ ۳ر جولائی کو بنگلور میں جلسہ کسوف و خسوف منعقد ہوا۔ شام ۵ بجے DALLY MEMORIAL HALL میں جلسہ شروع ہوا۔ جلسہ کی صدارت مکرم ضبغۃ اللہ صاحب احمدی قائم مقام امیر جماعت احمدیہ بنگلور نے فرمائی۔

جلسہ کے شروع میں خاکسار (محمد کلیم خاں مبلغ بنگلور) نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم بی۔ ایم داؤد احمد صاحب نے کی نظم۔ مکرم شمس الدین صاحب فاضل سیکرٹری تبلیغ نے پڑھی۔ مکرم بی۔ ایم۔ نثار احمد صاحب زعیم انصار اللہ نے مقررین کا تعارف کروایا۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب نے فرمائی موصوف نے بڑے عمدہ رنگ میں رسول کریمؐ کی پیشگوئی چاند سورج کے گرہن کے تعلق سے روشنی ڈالی۔ آپ کی تقریر ایک گھنٹہ جاری رہی دوسری تقریر مکرم مولانا محمد عمر صاحب فاضل مبلغ انچارج کیرلہ کی ہوئی۔ مکرم مولوی صاحب نے ہندو مذہب۔ عیسائی مذہب کی رو سے حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت بڑے اچھے پیرائے میں بیان فرمائی جلسہ اڑھائی گھنٹہ تک جاری رہا۔ باوجود اس کے کہ بارش ہو رہی تھی۔ پھر بھی غیر از جماعت کے تعلیم یافتہ ۴۵ لوگوں نے شرکت کی۔ اور بہت متاثر ہوئے۔ جماعت کی طرف سے بک اسٹال بھی لگایا گیا۔ پریس کے نمائندے بھی شریک ہوئے جلسہ کے دوسرے دن جلسہ کی رپورٹ DECCAN HEARLD بھی اخبار میں شائع ہوئی۔ HALL میں VISITOR BOOK بھی رکھی گئی تھی۔ غیر از جماعت دوستوں نے اپنے اپنے تاثرات اچھے رنگ میں تحریر کئے

(محمد کلیم خاں مبلغ بنگلور)

آندھرا پردیش کی جماعتوں کا دورہ

مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم مدرس مدرسہ احمدیہ و ایڈیٹر بدر آندھرا پردیش کی مختلف جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ کرتے ہوئے ۱۴ر۸ر۹۴ کو چنتہ کنٹہ تشریف لائے موصوف کی آمد سے استفادہ کرتے ہوئے چنتہ کنٹہ میں بھی ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جلسہ ۷/۱ بجے شام مکرم مولوی صاحب موصوف کی زیر صدارت منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد آپ نے مختلف تربیتی امور آپسی اتحاد اور دعوت الی اللہ اور عمل صالح کی طرف توجہ دلائی ازاں بعد خاکسار نے بھی دعوت الی اللہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی طرف سامعین کو توجہ دلائی۔ دوران جلسہ ایک نظم پڑھی گئی۔

(شوکت انصاری مبلغ سلسلہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کیرلہ کی طرف سے سیلاب زدگان کی امداد

پچھلے کئی دنوں سے کالیکٹ اور مضافات میں لگاتار موسلا دھار بارش کا سلسلہ شروع ہوا اس وجہ سے شہر کے نچلے حصے سیلاب کی زد میں آگئے سینکڑوں گھرانے متاثر ہوئے جنہیں شہر کے مختلف سکولوں میں عارضی طور پر رکھا گیا۔

شعبہ خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ کالیکٹ کی طرف سے تین ریلیف مقاموں میں آباد ۳۹۵ گھرانوں میں ۸۲۵ کلو چاول تقسیم کئے گئے مکرم احمد سعید صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر نگرانی کچھ خدام ان کی خدمت کے لئے کئی دن تک مسلسل لگے رہے۔ جماعت احمدیہ کالیکٹ کے زیر اہتمام ۱۵-۲۱ جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جملہ اجلاسات میں باوجود شدید بارشوں کے احباب جماعت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ (محمد عمر مدراسی مبلغ انچارج کیرلہ)

دعائے مغفرت

● خاکسار کے بڑے بھائی مکرم ابناء الرحمٰن خاں صاحب ۱۳ر جون ۱۹۹۴ء کی رات آٹھ بجے فوت ہو گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم محمود آباد محلہ کے زعیم انصار اللہ تھے موصی تھے نماز روزہ کے پابند تھے آخری عرصہ میں پیشاب کی شکایت رہی۔

مرحوم کی مغفرت جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہونے اور تمام افراد خانہ کو صبر جمیل کی توفیق پانے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(انیس الرحمٰن خاں کیرنگ اڑیسہ)

● خاکسار کی اہلیہ محترمہ مجیدہ بیگم صاحبہ۔ لیہ۔ پاکستان ۲۸ر جون کو وفات پا گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں ۲۹ر جون کو مرحومہ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

اس سال خاکسار کے ساتھ قادیان جلسہ میں شرکت کی تیاری کر رہی تھیں کہ وفات ہو گئی۔

(محمد اکرام الحق میانہ)

● خاکسار کا بھانجا عزیز ناصر احمد عباسی مورخہ ۱۸ر اگست کو اچانک ہارٹ اٹیک ہونے کی وجہ سے لاہور میں وفات پا گیا ہے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

مرحوم ہنس مکھ ملنسار اطاعت گزار اور سلسلے کا سچا خادم سب کا ہمدرد اور غمخوار تھا۔ مرحوم اپنے پیچھے بیوہ دو لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑ گیا ہے۔ سب بچے ابھی تعلیم حاصل کر رہے ہیں احباب کرام سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے۔ نیز دعا کریں کہ ہم سب کو اس عظیم صدمہ کے برداشت کرنے اور صبر کی توفیق عطا فرمائے

(خاکسار قاضی عبد الحمید درویش قادیان)

تکبّر سے بچو .... بقیہ صفحہ اوّل

ایک شخص جو اپنے بھائی کی بات کو تواضع سے سُننا نہیں چاہتا اور مُنہ پھیر لیتا ہے اُس نے بھی تکبّر سے حصّہ لیا ہے۔ ایک غریب بھائی جو اس کے پاس بیٹھا ہے اور وہ کراہت کرتا ہے اُس نے بھی تکبّر سے حصہ لیا ہے۔ ایک شخص جو دُعا کرنیوالے کو ٹھٹھے اور ہنسی سے دیکھتا ہے اُس نے بھی تکبّر سے ایک حصّہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی پورے طور پر اطاعت کرنا نہیں چاہتا اُس نے بھی تکبّر سے ایک حصہ لیا ہے۔ اور وہ جو خدا کے مامور اور مُرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سُنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اُس نے بھی تکبّر سے ایک حصّہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصّہ تکبّر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ۔ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔ خدا کی طرف جھکو اور جس قدر دُنیا میں کسی سے محبّت ممکن ہے تم اس سے کرو۔ اور جس قدر دُنیا میں کسی سے انسان ڈر سکتا ہے تم اپنے خدا سے ڈرو۔ پاک دِل ہو جاؤ اور پاک ارادہ اور غریب اور مسکین اور بے شر تا تم پر رحم ہو۔"

(نزول المسیح صفحہ ۲۶ - ۲۷)

خُلاصہ خطبہ جمعہ - بقیہ صفحہ اوّل

تو اس کی تخلیق سے بھی لازماً پیار ہونا چاہیئے۔ اگر کسی کو فنکار سے محبّت ہو تو لازماً اس کے فن سے محبّت کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔

حضور نے فرمایا اخلاق حسنہ ایک ایسی چیز ہے جس کے نتیجہ میں انسان کا انسان سے تعلق بڑھتا ہے اور گہرا ہوتا جاتا ہے۔ بدخُلق انسان ایک ایسی مکروہ چیز ہے جس کا اپنے گھر میں بھی تعلق قائم نہیں ہوتا۔ کوئی انسان خواہ کتنا ہی امیر کیوں نہ ہو اور اپنے بچوں کے لئے خواہ وہ محلات ہی کیوں نہ کھڑے کر دے، اگر وہ بدخُلق ہے تو اُس کے بچوں کو اس سے پیار نہیں ہوگا۔ اگر وہ بدتمیز ہے تو اس کی بیوی بھی اس کے کسی احسان کو نہیں مانے گی۔ ہمیشہ شاکی رہے گی۔ حضور نے فرمایا کہ ایک بدخُلقی جو ایک گھر میں بھی تمام احسانات کا قلع قمع کر دیتی ہے۔ ایسی بدخُلقی جس کے نتیجہ میں ایک شخص حلقۂ احباب میں بھی کوئی عزّت کا مقام نہیں پاتا، ایسے شخص کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ اللہ کے دربار میں وہ اعلیٰ منصب پر فائز ہوگا حد سے زیادہ بے وقوفی ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ بہت ہی بدظن رکھتے ہیں جو سمجھتے ہیں کہ ان کے اپنے اخلاق تو ایسے ہیں کہ ایک بدخُلق کی صحبت انہیں سزا دیتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کیسا ہی بدخُلق، بدتمیز اور بد مزاج انسان ہو وہ اگر نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہے۔ یہ خیال انتہائی جاہلانہ خیال ہے۔ حضور نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی سیرت پر پیدا فرمایا ہے۔ اس لئے ہر اعلیٰ خُلق کے رشتہ سے آپ اللہ تعالیٰ کے مزاج کو پہچان سکتے ہیں۔ اور مزاج شناسی کے بغیر دوستی نہیں بڑھ سکتی۔ پس اللہ تعالیٰ کے مزاج سے غافل رہ کر آپ سمجھیں کہ آپ اس کو عبادت کے ذریعہ خوش کر لیں گے تو یہ آپ کی سب سے بڑی غلط فہمی ہے۔

حضور نے فرمایا اس پہلو سے اخلاق حسنہ کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ وہ مذہب جو اخلاق حسنہ پیدا نہیں کر سکتا وہ بے شک کروڑ دعوے کرے کہ وہ خُدا نما بنا سکتا ہے وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

حضور نے فرمایا آپ اپنے اخلاق کی حفاظت کریں۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ احمدیت کی سچائی کا ایک زندہ ثبوت ہوگا اور اگر یہ ثبوت آپ کو مہیا ہو جائے تو بیشک دنیا کے ہزاروں مولوی بھی آپ کو گالیاں نکالیں دُنیا اُن کی بات نہیں مانے گی بلکہ آپ کے خُلق کی بات مانے گی۔ حضور نے فرمایا وہ جماعتیں جو دُنیا میں تبلیغ کرتی ہیں اور تبلیغ کے فریضہ پر جن کو قائم فرمایا گیا ہے ان کو لازم ہے کہ وہ اپنے اخلاق کی حفاظت کریں اور اخلاق کا آغاز گھر سے ہوتا ہے۔ اور پھر گھر سے نکل کر اس کا دائرہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

طاعون کی واپسی .... بقیہ صفحہ (۲)

گندگی کے ڈھیروں کو ہٹانے اور پانی کی صفائی کی طرف بھی دھیان دینا چاہیئے۔ بلکہ اگر ممکن ہو سکے تو ملکی سطح پر اس کے لئے ہنگامی پلان تیار کر کے ہنگامی سطح پر عمل کرنا چاہیئے۔

گزشتہ ماہ کے شروع میں گجرات میں خوفناک سیلاب آیا تھا جس سے سُورت، بڑودہ اور احمد آباد کے ۶۰۰ دیہات پانی میں ڈوب گئے تھے۔ بیس ہزار سے زیادہ لوگ بے گھر ہوئے۔ ۱۲۰ کروڑ روپے کی فصل کا نقصان ہُوا۔ (انڈیا ٹوڈے ۴ ہ۹۴ ۳۰) اب ایسے خطرناک سیلاب کے بعد اگر گندگی کو عزم و ہمت سے نہ اُٹھایا جائے، صفائی کے لئے ہنگامی قدم نہ اُٹھائے جائیں تو طاعون جیسی بیماریوں نے تو آنا ہی آنا ہے۔ گجرات کے علاوہ سیلاب کا یہی حال مدھیہ پردیش۔ مہاراشٹر۔ آندھرا پردیش اور اُڑیسہ کے صوبوں میں بھی رہا۔ اور جہاں سیلاب کے بعد پھیلنے والی گندگی سے لوگ سخت پریشان ہیں اور ان صوبوں میں بھی اس بیماری کے پھیلنے کا خطرہ پیدا ہوگیا۔

صفائی کا انتظام اگرچہ حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن اگر عوام اس کام کو صرف حکومت کے سپرد کر کے خود آنکھیں مُوندے پڑے رہیں تو یہ کسی بھی طور مناسب نہ ہوگا۔ معاشرے کی بھلائی کے لئے کام کرنے والی تنظیموں کو ایسی صُورتِ حال میں فوراً سامنے آنا چاہیئے۔ اور اس ضروری کام کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہیئے۔ وقت رہتے اگر اس کام کو توجہ دے کر سُدھار لیا گیا تو ملک بہت سی مصیبتوں سے بچ سکتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے دُوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے اس کام کو "وقارِ عمل" کے نام سے موسُوم فرمایا تھا۔ اور جماعت کے نوجوانوں کو تحریک فرمائی تھی کہ وہ وقتاً فوقتاً صفائی کی مہم کو چلانے کے لئے وقارِ عمل کے پروگرام بنایا کریں۔ اب یہ پروگرام صرف جماعت احمدیہ کو ہی نہیں بلکہ ملک کی تمام تنظیموں کے ذریعہ ہونے چاہئیں۔ جماعت کے نوجوانوں کو بھی اپنے اپنے صُوبہ جات میں وقارِ عمل کے ہنگامی پروگرام بنانے چاہئیں۔ جہاں ان کی تعداد کم ہے وہ دیگر برادرانِ ملک کو بھی اس میں شامل کر سکتے ہیں۔ صفائی کے کاموں میں گندگی کے ڈھیروں کو اُٹھا کر دُور پھینکنے یا مٹی میں دبا دینے کے ساتھ ساتھ ڈی۔ ڈی۔ ٹی اور دیگر جراثیم کُش ادویہ کا چھڑکاؤ بھی کیا جانا چاہیئے۔

طاعون (پلیگ) کے علاج کے لئے اور دیگر احتیاطی تدابیر کے لئے اب تک حکومتِ ہند کافی حرکت میں آ چکی ہے۔ مختلف ادویہ اور طبّی ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں بھیجی جا چکی ہیں۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو اس تباہی سے بچائے۔ لیکن اس دُعا کی قبولیت کے لئے ضروری ہے کہ اپنی بد اعمالیوں کی اصلاح بھی کی جائے۔

ایک عرصہ کے بعد غیر متوقع طور پر اس بیماری کا عود کر آنا یقیناً ایک عجیب بات ہے۔ آج سے سو سال قبل سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو بھی ایک غیر متوقع وقت میں جبکہ طاعون کا نام و نشان نہ تھا الہاماً بتایا گیا تھا کہ اس ملک میں جسمانی اخلاقی اور رُوحانی گندگیوں کی وجہ سے طاعون کی وبا پھیلنے والی ہے۔ اُس وقت ملک میں کیسے طاعون پھیلی، آج کی اس طاعون کا سو سال پہلے کی طاعون سے کیا رشتہ ہے، اس بارہ میں ان شاء اللہ ہم آئندہ گفتگو میں کسی قدر روشنی ڈالیں گے۔ (باقی)

(منیر احمد خادم)

والدین اور سیکرٹریانِ وقفِ نو توجہ فرمائیں

۱۹۸۷ء میں پیدا ہونے والے واقفین نو بفضلہ تعالیٰ سات سال کے ہو رہے ہیں۔ اب اُنہیں حدیث نبوی کے مطابق نماز کی ادائیگی کی طرف پیار سے توجہ دلانا شروع کر دیں۔ (جزاکم اللہ)

نیشنل سیکرٹری وقفِ نو بھارت

YUBA
QUALITY FOOT WEAR

بانی پولیمرز
کلکتہ - ۷۰۰۰۴۶
ٹیلیفون نمبرز:-
43-4028-5137-5206

C.K.ALAVI
RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM — 679339.
(KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

خُلاصہ خُطبہ جُمعہ ___ مُسلسل از صفحہ ___ (۱۱)

آہستہ آہستہ دنیا پر محیط ہوتا ہے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لئے بہتر ہو۔ اور مَیں اپنے گھر والوں کے لئے تم سب سے بہتر ہوں۔ حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر میں جو حُسنِ خلق کا نمونہ دکھایا ہے اس کی کوئی مثال دُنیا میں نہیں ملتی۔

حضور نے فرمایا اگرچہ نیکی کا سفر گھر سے شروع ہوتا ہے لیکن گھر والوں کے علاوہ آپ کے قُرب و جوار میں بھی لوگ رہتے ہیں۔ جن سے تجارت یا لین دین کے تعلقات ہیں یا بہن بھائی جب ورثے کی تقسیم کا وقت آتا ہے، ایسے تمام مواقع پر جبکہ انسان کے اخلاق حقیقت میں آزمائے جاتے ہیں، وہ وقت ہے کہ اخلاق کی اصلیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس وقت جو اوپر چمک ہوتی ہے وہ اچانک بعض دفعہ زائل ہو کر نیچے گندی نیّت کے دھاگے بالکل صاف دکھائی دینے لگتے ہیں۔ ایسے موقع پر انسان پہچانا جاتا ہے کہ بعض عام موقعوں پر اس کے اخلاق کی نیّت کیسی تھی۔

حضور نے فرمایا انسانی تعلقات کے جو دائرے ہیں اُن کے پیچھے کچھ نیّتیں ہیں وہ روز بروز بے شک دکھائی نہ دیں لیکن زندگی میں بعض مواقع ایسے آتے ہیں کہ وہ نیّتیں خوب کھل کر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ ایسے وقتوں میں انسان پہچانا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ وہ مذہب جو ایسے انسان پیدا کرے جن کی زندگی کا ہر شعبہ با اخلاق ہو۔ جن کا بیرون بھی با اخلاق اور جن کی تنہائی بھی با اخلاق ہو۔ جن کے گھر کے تعلقات بھی با اخلاق ہوں جن کے دوستوں کے تعلقات بھی با اخلاق ہوں اور بازار کے تعلقات بھی با اخلاق ہوں، سیاسی تعلقات بھی با اخلاق ہوں۔ غرضیکہ زندگی کے ہر دائرے میں وہ اسی طرح با اخلاق رہیں جیسے دوسرے دائروں میں با اخلاق ہوں اور کسی آزمائش کے موقع پر اُن کے خُلق کی تہہ میں دبی ہوئی گندگی اُچھل کر باہر نہ آئے۔ بلکہ آزمائش کے وقت پہلے سے کہیں زیادہ چمک ظاہر ہو۔ تو ایسا مذہب سچا مذہب ہے۔

حضور نے فرمایا جب مَیں آپ کو با اخلاق دیکھنا چاہتا ہوں تو اپنی نظر سے نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر سے با اخلاق دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس ضمن میں حضور انور ایدہُ اللہ تعالیٰ نے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیثِ مُبارکہ سُنائیں جو اعلیٰ اخلاق اپنانے سے متعلق ہیں۔ حضور نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصائح کو ٹھہر کر، غور و فکر کے ساتھ گہری نظر سے دیکھیں۔ اور ان کو اپنی زندگیوں پر چسپاں کرنے کی کوشش کریں۔ پھر آپ دیکھیں گے آپ کے اندر روز بروز پاک تبدیلیاں پیدا ہونی شروع ہو گئی ہیں

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؛

ضروری اِعلان

برائے الیکٹرانکس کوچنگ کلاس

جملہ اُمراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ بھارت کے لئے یہ اعلان ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۹۴ء کے بعد مرکز قادیان میں الیکٹرانکس کوچنگ کلاس کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں ڈش انٹینا، سٹیبلائزر اور دیگر HOME APPLIANCES آلات کی TECHNOLOGY سکھائی جائے گی۔

یہ کلاسیں ماہرین اساتذہ محترم رشید احمد خالد صاحب اور محترم بشارت احمد صاحب لیں گے۔ جو جلسہ سالانہ کے اختتام پر شروع ہوں گی۔ لہذا آپ اپنی جماعتوں کے خواہشمند افراد کی فہرست مرتب فرمالیں اور نظارت امور عامہ سے ارسال کردہ فارم پُر کروا کر اپنی تصدیق کے ساتھ ارسال فرمائیں۔

واضح ہو کہ آنے جانے کے کرایہ کا انتظام اُمیدوار کو خود کرنا ہوگا۔ قیام و طعام کا پندرہ روز کے لئے انتظام مرکز سے ہوگا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

ناظر اُمورِ عامہ قادیان

صدر صاحبان و سیکرٹریانِ وقفِ نَو توجّہ فرمائیں!

اخبار بدر اور سرکلر کے ذریعہ متعدد بار اعلان کیا گیا ہے کہ جن جماعتوں میں واقفینِ نَو موجود ہیں وہ جماعتیں سیکرٹری وقفِ نَو مقرر کر کے دفتر تحریکِ جدید یا دفتر وقفِ نَو کو اطلاع کریں لیکن ابھی تک اکثر جماعتوں نے اس اہم امر کی طرف توجہ نہیں دی۔ تمام جماعتوں کے صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد سیکرٹری وقفِ نَو مقرر کر کے مرکز میں اطلاع بھجوائیں۔ نیز واقفینِ نَو بچوں کا میڈیکل چیک اَپ کروا کر رپورٹ "دفتر وقفِ نو تحریک" قادیان کو بھجوائیں۔

جماعتیں واقفینِ نَو بچوں کی تعلیم و تربیت نصاب کے مطابق کریں۔ سیکرٹری وقفِ نَو سے گذارش ہے کہ وہ ماہوار رپورٹ تیار کر کے دفتر کو ارسال کریں تاکہ حضور ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ماہوار رپورٹ ارسال کرنے کے ساتھ خصوصی طور پر دُعا کی تحریک کی جا سکے۔

نیشنل سیکرٹری وقفِ نَو بھارت

ایک نسخہ

"اِس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے۔ وہ پکارنے والے کی پُکار کو سُنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا اَور لوگوں کی طرف تو رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ مومن وہ ہے جو سب سے اوّل خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے"۔

(ملفوظات جلد نہم ص ۱۱۳)

نظامِ وصیّت میں شامِل ہونے والوں کیلئے خوشخبری

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے جلد نظامِ وصیّت میں شامل ہونے والوں کے متعلق فرمایا:-

"اِس کام میں سبقت دِکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا تعالےٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی ..... اپنے لئے زادِ راہ جمع کرو کہ کام آوے۔ مَیں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں۔ اور اپنے قبضہ میں کر لوں بلکہ تم اشاعتِ دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دُنیا سے محبّت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دُنیا سے جُدا کئے جائیں گے۔ تب آخری وقت میں یہ کہیں گے
هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى"۔

لہذا ہر موصی اور عہدیداران جماعت کو چاہیئے کہ وہ وصیّت کی غرض و غایت اور برکات و فوائد اپنے غیر موصی احباب اور رشتہ داروں کے ذہن نشین کرائیں۔ اور انہیں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے منشاءِ مُبارک کے مطابق وصیّت کرنے کی پُر زور تحریک کریں۔

سیکرٹری مجلسِ کارپرداز نظارت بہشتی مقبرہ قادیان

साप्ताहिक 'बद्र'
क़ादियान [पंजाब]

सम्पादक :
मुनीर अहमद ख़ादिम
उप सम्पादक :
मुहम्मद नसीम ख़ान

हिन्दी भाग | वर्ष 1 | 6 अक्तूबर 1994 | अंक 5

क़ुर्आन शरीफ़

सब के साथ उपकार करो।

'और तुम अल्लाह की उपासना करो तथा किसी को भी उस का साझी न बनाओ और मात-पिता तथा निकट सम्बन्धियों, अनाथों, निर्धनों, सम्बन्धी पड़ोसियों, सम्बन्ध-रहित पड़ोसियों, पास में रहने वाले लोगों, यात्रियों तथा जिनके तुम स्वामी बन चुके हो उन सब के साथ भी परोपकार करो और जो घमण्डी एवं इतराने वाले हों अल्लाह उन्हे कदापि पसन्द नहीं करता।"

(अल-निसा : 37)

हदीस शरीफ़

स्वयं अच्छे कर्म करो तथा दूसरों को भी अच्छे कर्म की ओर बुलाओ।

हज़रत मुहम्मद मुस्तफ़ा सल्लाहो अलैहिवसल्लम

"जो व्यक्ति किसी अच्छे और नेक काम की ओर किसी को बुलाता है उसको भी उतना ही उसका अच्छा बदला मिलता है जितना उस अच्छे काम करने वाले व्यक्ति को मिलता है और उसके अच्छे बदले में से कुछ भी कम नहीं होता तथा जो व्यक्ति किसी को अशुभ और बुरे काम की ओर बुलाता है उसको भी उतना ही पाप होता है जितना कि उस बुरे काम करने वाले को होता है तथा उसके पाप में कोई कमी नहीं होती।"

(मुस्लिम शरीफ़)

अहंकार से बचो क्योंकि अहंकार ख़ुदा की दृष्टि में अत्यन्त घृणित कार्य है।

हज़रत मिर्ज़ा ग़ुलाम अहमद मसीह मौऊद अलैहिस्सलाम

"मैं अपनी जमाअत को नसीहत करता हूं कि अहंकार से बचो क्योंकि अहंकार हमारे प्रतापी ख़ुदा की दृष्टि में अत्यन्त घृणित कार्य है किन्तु तुम कदाचित नहीं समझोगे कि अहंकार क्या वस्तु है? अतः मुझ से समझ लो कि मैं ख़ुदा की आत्मा से बोलता हूं। प्रत्येक जो अपने भाई को इसलिए तुच्छ समझता है कि वह (स्वयं) उससे अधिक विद्वान या अधिक बुद्धिमान या अधिक कलाकार है वह अधिक अहंकारी है क्योंकि वह ख़ुदा को ज्ञान और बुद्धि का स्रोत नहीं समझता और अपने आपको कुछ चीज़ समझता है। क्या ख़ुदा यह सामर्थ्य नहीं रखता कि उसको पागल कर दे और उसके उस भाई को जिसको वह छोटा समझता है, उससे श्रेष्ठ बुद्धि विद्या और कला दे दे। ऐसा ही वह व्यक्ति जो अपने किसी धन और ऐश्वर्य की कल्पना करके अपने भाई को तुच्छ समझता है, वह भी अहंकारी है क्योंकि वह इस बात को भूल गया है कि ऐश्वर्य ख़ुदा ने ही उसको दिया था। वह अंधा है और वह नहीं जानता कि वह ख़ुदा पूर्ण अधिकार रखता है कि उस पर ऐसी विपत्ति ले आए कि वह क्षण मात्र में रसातल में जा पड़े और उसके उस भाई को जिसको वह तुच्छ समझता है उससे बढ़कर धनैश्वर्य प्रदान करे। और ऐसा ही वह व्यक्ति जो अपने भाई का व्यंग्य और हंसी ठट्ठे से निकृष्टता सूचक नाम रखता है और उसके शारीरिक दोष लोगों को सुनाता है, वह भी घमण्डी है। वह उस ख़ुदा से अनभिज्ञ है कि जो एक क्षण में उसको ऐसा शारीरिक रोग लगा दे कि उस भाई से उसको निकृष्टतम और कुरुप बना दे।"

(नुज़ूलुल मसीह : 26)

सम्पादकीय

पाकिस्तान में मानवीय सभ्यता एवं संस्कृति का जनाज़ा।

पाकिस्तान की राजधानी इस्लामाबाद (रावलपिंडी) में 15 सितम्बर, 94 को 'पाकिस्तानी इस्लाम' के ठेकेदार मुल्लाओं के नेतृत्व में अहमदिय्या मुस्लिम मस्जिद को दिन-दहाड़े शहीद कर दिया गया। यह घृणित कार्य तब तक जारी रहा जब तक कि सारी मस्जिद ईंट और मिट्टी का ढेर न बन गई। इन्ना लिल्लाहि व इन्ना इलैहि राजिऊन। इस घटना पर पाकिस्तान सरकार न केवल मूक दर्शक बनी रही अपितु यह सब कुछ सरकार के इशारे और मदद से पूर्वनियोजित योजना के अधीन किया गया।

हमें आज भी वह दिन याद है जब हमारे देश भारत में कुछ कट्टरवादी हिन्दू संघठनों ने कुर्सी के लिए सीधे-साधे हिन्दुओं को गुमराह करके अयोध्या में बाबरी मस्जिद को शहीद करवाया था। उस दिन न केवल मुसलमानों ने बल्कि सारी दुनिया के न्यायप्रिय लोगों ने इस दुर्भाग्यपूर्ण घटना पर आंसू बहाए थे। और इस घृणित कार्य की निन्दा की थी। भारत सरकार ने इस का कड़ा नोटिस लिया था और समस्त राजनीतिक दलों ने जिसमें सत्ताधारी पार्टी भी शामिल थी भाजपा के विरुद्ध सदन में अपना क्रोध एवं रोष प्रकट किया था और भाजपा अधिकृत चार राज्यों की सरकार को निलम्बित कर दिया गया था। प्रधान मंत्री श्री नरसिम्हा राव ने भी दूरदर्शन से बाबरी मस्जिद की शहादत पर शोक व्यक्त किया। इसके विपरीत पाकिस्तान में जो प्रतिक्रिया प्रकट हुई उसका इस्लाम से दूर का भी सम्बन्ध नहीं था। वहां बसने वाले अल्पसंख्यकों को मारा और लूटा गया और उनके पूजा-स्थलों की पवित्रता भंग की गई। जब कि इस्लाम की यह शिक्षा है कि सत्ताधारी वर्ग अपने अधीन अल्पसंख्यकों के प्राण, सम्पत्ति और मर्यादा की सुरक्षा करे और उनके पूजा-स्थलों की पवित्रता व प्रतिष्ठा को तनिक आंच न आने दे।

आज जब कि पाकिस्तान में अहमदी मुसलमानों की दर्जनों मस्जिदों को धराशायी कर दिया गया और अभी रावलपिंडी में 15 सितम्बर को फिर से यह घिनौनी हरकत की गई है तो क्या इससे 'पाकिस्तानी इस्लाम' और उनकी सरकार का वास्तविक रुप प्रकट नहीं होता कि बाबरी मस्जिद के ध्वस्त किए जाने पर पाकिस्तान ने जो शोर और विलाप किया था वह केवल एक ढोंग और मगरमच्छ के आंसू के अतिरिक्त कुछ भी नहीं था। वह देश जहां आए दिन अहमदी मुसलमानों की मस्जिदों को गिराया जा रहा हो, उनको अज़ान देने और नमाज़ पढ़ने से रोका जा रहा हो, उनके घरों से क़ुर्आन शरीफ़ निकाल कर जलाया जा रहा हो, और कलिमा पढ़ने पर जेलों में डाला जा रहा हो और केवल यही नहीं अपितु दर्जनों निर्दोष और निरपराध अहमदियों को पाशविक चरित्र मुल्लाओं के इशारे पर शहीद कर दिया गया हो और अपराधियों के विरुद्ध कानूनी कार्यवाही भी न की गई हो तो क्या ऐसे देश को 'इस्लामी राष्ट्र' कहलवाने का कोई अधिकार है? जहां तक पाकिस्तानी मुल्लाओं का सम्बन्ध है, उन्हें हम ख़ुदा के हवाले करते हैं क्योंकि उनसे अब हमें कोई उम्मीद नहीं। लेकिन हम पाकिस्तान की सरकार को यह सुझाव देते है कि यदि इस्लामी-चरित्र और आचरण तुम्हारे भाग्य में नहीं आए तो कम से कम हमारे देश भारत से ही शिक्षा प्राप्त की होती जिसने बाबरी मस्जिद के गिराए जाने पर कड़ी कानूनी कार्यवाही की थी।

मुहम्मद नसीम ख़ान

"चरित्र की परिभाषा"

(हज़रत मिर्ज़ा बशीरुद्दीन महमूद अहमद द्वितीय ख़लीफ़ा जमाअत अहमदिय्या)

साधारणतया लोगों पर यह प्रभाव है कि प्रेम तथा क्षमा तथा साहस इत्यादि अच्छे चरित्र हैं और क्रोध, घृणा, कठोरता एवं भय आदि बुरे चरित्र हैं। जब कि यह बात नहीं है। ये समस्त बातें स्वाभाविक है। अतः उनको अच्छा या बुरा कहना उचित नहीं। न प्रेम कोई चरित्र है, न क्षमा कोई आचरण है, न साहस कोई चरित्र हैं न कठोरता, न घृणा कोई चरित्र है। ये सभी मानव की मूल प्रवृत्तियां है अपितु जीव धारियों की ये प्राकृतिक प्रवृत्तियां हैं क्योंकि हम देखते हैं कि यह सब प्रवृत्तियां पशुओं में भी पाई जाती है। पशु भी प्रेम करते हैं, क्षमा करते हैं, साहस दिखाते हैं, कठोरता का प्रदर्शन करते हैं, भय खाते हैं, घृणा करते हैं किन्तु कोई व्यक्ति यह नहीं कहता कि यह गाय महान् चरित्रवान् है, यह बकरी अति सुन्दर चरित्र की स्वामिनी है, यह घोड़ा उच्च चरित्र रखने वाला है। पशुओं की प्रशंसा करते हुए हम इन्ही बातों को जो मानव में पाई जाती है, तो हम उन्हें श्रेष्ठ चरित्र कह देते हैं, उनको स्वाभाविक प्रवृत्तियां बता देते हैं।

अस्तु: यहां पर गम्भीरता पूर्वक विचार करना पड़ेगा कि यह अन्तर क्यों है? जो बातें मानव में श्रेष्ठ चरित्र की संज्ञा प्राप्त करती हैं, वही बातें पशुओं में श्रेष्ठ चरित्र की संज्ञा क्यों नहीं पाती? उनका कारण स्पष्ट है कि हम स्वाभावतया जानते हैं कि इन मूल प्रवृत्तियों का नाम चरित्र नहीं है अपितु चरित्र कुछ और वस्तु है। इसी कारण हम मनुष्य को चरित्रवान् कहते हैं किन्तु पशुओं को नहीं।

अब प्रश्न यह उठता है कि वह कौन से अन्तर है जिस के कारण एक व्यक्ति में जब ये बातें पाई जाएं तो श्रेष्ठ चरित्र कहलाती हैं एवं पशुओं में पाई जाएं तो श्रेष्ठ चरित्र नहीं अपितु मूल प्रवृत्तियां कहलाती हैं?

सो स्मरण रखना चाहिए कि मूल प्रवृत्तियां जब वृद्धि एवं अवसर के अनुकूल आएं तब उनको चरित्र कहते हैं अन्यथा नहीं एवं मनुष्य से आशा की जाती है कि उसके सभी कार्य वृद्धि एवं अवसर के अनुकूल तथा अधीन होंगे क्योंकि यही विशेषताएं उसको दूसरे प्राणियों से पृथक् करने वाली है। अतः जब मनुष्य इन प्रवृत्तियों को प्रयोग में लाता है तो सुन्दर शब्दों में उसे चरित्र कहा जाता है अन्यथा कभी ऐसा हो सकता है कि एक व्यक्ति का कर्म भी मूल प्रवृत्ति के अनुसार हो एवं इस कारण चरित्र में उसकी गणना न हो। रही यह बात कि लोगों में प्रसिद्ध चरित्र मूल प्रवृत्तियां है। इस बात से भी सिद्ध हो जाता है कि हम देखते हैं कि कुछ लोग ऐसे कोमल होते हैं कि उनके सम्मुख कोई कुछ करे वे कुछ नहीं बोलते; एवं कुछ लोगों की प्रवृत्ति ऐसी होती है कि प्रत्येक बात जिस को वे अपने मस्तिष्क में निश्चय कर लें, उससे पीछे नहीं हटते। अब इन दोनों व्यक्तियों के विषय में यह नहीं कहा जा सकता कि वे अत्युच्च चरित्र के स्वामी हैं। कारण, उन से यह कार्य किसी विशेष निश्चय के अधीन नहीं होते। अपितु वह ऐसा करने में विवश होते हैं। इसी प्रकार उदाहरणतया किसी की जिव्हा नहीं, वह किसी को अपशब्द नहीं कहता अथवा किसी के हाथ नहीं, वह किसी को मारता नहीं तो इस को श्रेष्ठतम चरित्रवान् मनुष्य नहीं कहा जाएगा। तात्पर्य यह है कि चरित्र उसे कहते हैं कि मूल प्रवृत्तियों को अवसर के अनुसार प्रयोग में लाया जाए। न यह कि मूल प्रवृत्तियों का प्रयोग किया जाए।

आपके पत्र

जनाब मुहम्मद शमीम साहब आफ रुड़की अपने एक पत्र में लिखते हैं:

वास्तव में हुज़ूर हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद इमाम जमाअत अहमदिय्या के ख़ुतबात-ए-जुमआ इल्मो मारफ़त का एक न ख़तम होने वाला, दरिया है जिसकी गहराई का अंदाजा करना इन्सान या का काम नहीं। इल्मो-इरफ़ान का कोई भी पक्ष ऐसा नहीं जिसका हुज़ूर को ग़ैर-मामूली इल्म न हो।

अगर उम्मते मुस्लिमा हुज़ूर के ख़ुतबात-ए-जुमआ सुनने की तौफ़ीक़ पाएं तो अल्लाह के फ़ज़ल से उनकी तमाम मुश्किलात और परेशानियों का हल हो सकता है उनके समाज में पाकीज़ा अमनो अमान पैदा हो कर उनके घर जन्नत नुमा बन सकते हैं यही हाल ग़ैर-मुस्लिमों का है। यदि मुस्लिम भाई एक साल तक हुज़ूर के ख़ुतबात सुनते रहें तो उन्हें कुर्आन शरीफ़, सुन्नत, अहादीस तथा दूसरे Subjects का ग़ैर मामूली इल्मो-इरफ़ान हासिल हो जाएगा फिर दुनिया में कोई उन पर ग़ालिब नहीं आ सकेगा। लेकिन कौम की बदनसीबी है कि अहमदियत के मुख़ालिफ़ उलेमाओं ने कौम को इस आब-ए-हयात और आसमानी शहद से महरूम रखा हुआ है। अफ़सोस सद अफ़सोस अल्लाह तआला तमाम आलम को इस आसमानी नूर से हिस्सा पाने की तौफ़ीक़ अता करे। (आमीन)

पाकिस्तान में अहमदियों पर हमला और पुलिस की निष्क्रियता

पिछले कुछ महीने के अन्दर लाहौर में कुछ साम्प्रदायिक मुसलमानों से दर्जनों अहमदियों के घरों पर हमला किया। अक्तूबर 93 से फरवरी 94 के मध्य तेरह हमलों में दो अहमदियों को शहीद कर दिया गया और एक दर्जन से भी अधिक लोगों को गम्भीर रूप से घायल किया गया।

जमाअत अहमदिय्या एक धार्मिक सम्प्रदाय है। पाकिस्तान में इनकी संख्या चालीस लाख है। इस्लाम धर्म के दर्जनों सम्प्रदायों में यह एक ऐसा सम्प्रदाय है जो शुरु से ही वास्तविक इस्लाम को प्रस्तुत करता रहा है। परन्तु पाकिस्तानी कानून ने जमाअत अहमदिय्या के सदस्यों को स्वयं को मुसलमान कहने का अपनी आस्थानुसार अहमदिय्यत को मानने पर प्रतिबंध लगा दिया है।

प्रत्यक्ष साक्षियों के अनुसार हमला करने वाले 20-25 वर्षीय दाढ़ी वाले युवक थे और उनमें कुछ 'अल्लामा इक़बाल मैडीकल कालेज' के विद्यार्थी भी थे।

निर्दोष अहमदियों ने जब लाहौर पुलिस को आक्रमणकारियों के नाम और उनकी गाड़ियों के नम्बर कार्यवाही करने के लिए दिए तो पुलिस ने कार्यवाही करने से इन्कार कर दिया। एक हमले में दो अहमदियों को घसीट कर पुलिस चौकी के निकट ला कर मार पीट की। पुलिस ने निर्दोष लोगों पर अत्याचार होते तो देख लिया परन्तु दोषियों के विरुद्ध कार्यवाही न की।

एमनेस्टी इंटरनेशनल ने पाकिस्तान सरकार से मांग की है कि वे ऐसे पुलिस कर्मचारियों के विरुद्ध कार्यवाही करें जो आक्रमणका-★

★रियों के साथ मिले हुए हैं। उन्होंने यह भी मांग की है कि आक्रमणकारियों के विरुद्ध क़ानूनी कार्यवाही की जाए और भविष्य में ऐसी घटनाओं की पुनरावृत्ति को रोकना सरकार का कर्त्तव्य है।

ए. आइ. ने पाकिस्तान के सारे धार्मिक व राजनीतिक नेताओं से अपील की है कि इस प्रकार के अत्याचारों पर गहरा दुख प्रकट करें।

(एमनेस्टी इंटरनेशनल न्यूज़ लैटर नेपाली, मई 1994)

हज़रत इमाम जमाअत अहमदिय्या की ओर से प्लेग से बचाव के लिए होमियोपैथिक नुस्ख़ा

(M.T.A. मुस्लिम टैलीविज़न अहमदिय्या)

जमाअत अहमदिय्या के वर्तमान ख़लीफ़ा हज़रत मिर्ज़ा ताहिर अहमद साहब ने प्लेग की महामारी से सुरक्षित रहने के लिए होमियोपैथिक दवाई का यह नुस्ख़ा नोट करवाया है :-

SULPHER IM : सल्फर एक हज़ार पावर में पहले सप्ताह में एक बार लें।

MERC-SOL IM मर्कसोल एक हज़ार पावर में दूसरे सप्ताह एक बार लें।

इसी प्रकार अगले सप्ताहों में दुहराते रहें।

(नाज़िर उमूर-ए-आमा)